آلطافِ
نقشبندیہ مجددیہ

مدون ومرتب   خاکپائے نقشبندواولیاء

فہرست مضامین

حمد و نعت	03	ذکر خفی	11
تصوف ہے کیا؟	04	سلسلہ نقشبندیہ	12
صوفی کون ہے؟	05	طریقہ کی خصوصیات	12
شیخ کامل	06	اصول نقشبندیہ	13
ضرورت پیر و مرشد	06	اسباق و معمولات نقشبندیہ	14
علامات پیر کامل	06	فرائض و نوافل	14
بیعت توبہ	07	اتباع سنت ﷺ	14
صحبت شیخ	07	لطائف عشرہ	14
آداب شیخ	07	مراقبات	19
ہمارے شیخ کامل	10	تلاوت کلام پاک	29
تبلیغ و تعلیم	10	ختم مجددیہ	34
بیعت السالکین	10	ختم خواجگان	35
رابطہ شیخ	11	شجرہ پاک	38

بنام الله جل جلاله

خودی کا سرِ نہاں لا الٰہ الا اللہ   خودی ہے تیغ، فساں لا الٰہ الا اللہ

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے   صنم کدہ ہے جہاں، لا الٰہ الا اللہ

بنام محمد ﷺ

کُل کی خلقت کُل کی جلوت، وجہ آپ ہیں   کُل کی نعمت کُل کی برکت، وجہ آپ ہیں

سب کچھ بنایا میرے رب نے اور دیدی حکومت آپ کو   تو کُل کی طاقت کُل کی راحت، وجہ آپ ہیں

بنام مرشدکریم مد ظله العالی

الف اللہ چنبے دی بوٹی مرشد من میرے وچ لائی ھو   نفی اثبات دا پانی ملیا ہر رگے ہر جائی ھو

اندر بوٹی مشک مچایا تے جان پھلن تے آئی ھو   جیوے مرشد کامل باھو جیں اے بوٹی لائی ھو

تصوف ہے کیا؟

تزکیہ واحسان یا تصوف وسلوک وطریقت وفقر ودرویشی جسے فقہ باطن یا علم الباطن بھی کہا جاتا ہے ایک ہی چیز ھیں۔

تصوف کی ابتداء انما الاعمال بالنیات (اعمال کا دارومدار نیت پر) ہے اور

اس کی انتہاء ان تعبد اللہ کان تراہ (خدا کی عبادت ایسے کرو گویا تم اللہ کو دیکھ رہے ہو)

تصوف سراسر ادب، حسنِ اخلاق، عبادت، خشوع وخضوع، سادگی، جہاد بالنفس، توکل، استغناء، ذکر وفکر، لقاءِ رب کی آرزو، ریاضت، مراقبہ، طاعت شعاری، عشق ومحبتِ الٰہی اور رغبت الی اللہ کی بنیاد پر قائم ہوتا ہے۔ اسی لیے صوفی دنیا (یعنی عورت، دولت، زمین، باغات، مکانات اور تجارت) کی محبت کو اپنے دل سے بالکلیہ خارج کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس کو اپنا محبوب بنالیتا ہے۔ تصوف کی ساری کتابوں کا حاصل یہ ہے کہ

تصوف، شریعت کے خلاف عمل کرنے کا نہیں، شریعت کے مطابق عمل کرنے کا نام ہے۔
تصوف، ارکان اسلام (یعنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) کو پابندی سے ادا کرنے اور بجالانے کا نام ہے۔
تصوف، دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت وبندگی کرنے اور اس کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرنے کا نام ہے۔
تصوف، مریدین سے مال ومتاع لینے کا نہیں بلکہ حاجت مندوں کو دینے کا نام ہے۔
تصوف! بندوں سے خدمات لینے کا نہیں مخلوق خدا کی خدمت کرنے کا نام ہے۔
تصوف! مال ودولت جمع کرنے کا نہیں بلکہ مال ومتاع ہمہ وقت اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا نام ہے۔
تصوف! لوگوں کو دین ومذہب سے متنفر اور دور کرنے کا نہیں بلکہ اپنے عمل وکردار سے لوگوں کو دین ومذہب سے قریب اور مانوس کرنے کا نام ہے۔
تصوف! شریعت سے جدا نہیں بلکہ عین شریعت ہے اور اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنا ہی تصوف وطریقت ہے۔

تصوف کے چار بڑے سلسلے نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ اور سہروردیہ ہیں. سلسلہ نقشبندیہ کے سرخیل حضرت شیخ بہاؤالدین نقشبندی (رحمۃ اللہ علیہ)، سلسلہ قادریہ کے سرخیل حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی (رحمۃ اللہ علیہ)، سلسلہ چشتیہ کے حضرت خواجہ معین الدین چشتی (رحمۃ اللہ علیہ) ہیں اور سلسلہ سہروردیہ کے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی (رحمۃ اللہ علیہ) ہیں۔

صوفی کون ھے ؟

تصوف وسلوک کو عملی طور پر اختیار کرنے والے کا نام صوفی وسالک یا فقیر ودرویش رکھا گیا ہے۔ صوفیا ھی دراصل اولیا اللہ ھیں اور اللہ کی بارگاہ میں مقبول و معروف اور بڑے درجات رکھتے ھیں۔ اور اللہ والوں کی پہچان یہ ہے کہ

جب کوئی اُنھیں دیکھ لیتا ہے تو انھیں اللہ یاد آجاتا ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اولیاء اللہ کی پہچان اس طرح بیان فرمائی کہ اللہ کا ولی، اصلی دوست وہ ہوتا ہے جو صاحب ایمان ہونے کے ساتھ ساتھ متقی وپرہیز گار بھی ہو۔ قرآن وسنت کے احکامات وتعلیمات کا پابند ہو۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا اطاعت گزار وفرمانبردار ہو اور اللہ کے ولی وہ ہوتے ہیں جو ساری ساری رات اللہ کی عبادت وبندگی اور توبہ واستغفار میں گزار دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جتنے بھی اولیائے کاملین اور مشائخ کرام گزرے ہیں اور جو حیات ہیں ان کے مزارات، آستانوں، خانقاہوں اور رہائش گاہوں کے ساتھ مساجد ضرور ہیں جو اس حقیقت اسلام کو واضح کررہی ہیں اور اس بات کا ثبوت اور دلیل ہیں کہ اللہ کے ولی اور دوست ہر حال میں صوم وصلوٰۃ کی نہ صرف پابندی کرتے ہیں بلکہ ان کے شب وروز مسجد اور مدرسہ میں بسر ہوتے ہیں۔

اولیاء اللہ کا مقام اور شان یہ ہے کہ وہ نہ صرف عاجزی اور انکساری کے پیکر ہوتے ہیں بلکہ جب ان سے کوئی جاہل ناروا گفتگو کرتا ہے یا ناشائستہ طرز عمل اختیار کرتا ہے تو بھی یہ رحمٰن کے بندے ان سے حسن اخلاق اور خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں اور وہ راتوں کو اللہ تعالیٰ کی خوب عبادت وبندگی کرتے ہیں۔

صوفی وہ ہے جو ہر وقت اسی کا ہو کر رہتا ہے جس کا وہ بندہ ہے۔
صوفی وہ ہے جو ظاہر میں خلق کے ساتھ اور باطن میں حق کے ساتھ ہوتا ہے۔
صوفی کا قلب باطنی بیماریوں سے صاف ہوتا ہے۔
صوفی وہ ہے جو ہر چیز سے زیادہ اللہ کی رضا کو ترجیح دیتا ہے۔
صوفی مخلوق سے آزاد اور خدا سے مربوط ہوتا ہے۔
صوفی وہ ہے جو اپنے وجود سے فانی ہو کر حق کے ساتھ باقی ہو گیا ہو۔

صوفی وہ ہے جس کو جانوروں کی آواز میں، ہر ایک سوز وساز میں، چڑیوں کی چہک میں، پھولوں کی مہک میں، سبزے کی لہک میں، جواہرات کی دمک میں، سورج کی روشنی میں، سماء وسمک کی بلندی میں، درختوں کے رنگ میں، شیشہ وسنگ میں، آہنگ ورباب وچنگ میں، پتھر کی سختی میں، خوشحالی اور تنگ دستی میں، زمین کی وسعت ونرمی میں، آگ کی گرمی میں، دریا کی روانی میں، آسمانی ستاروں کی چمک میں، پہاڑ کے اُبھار وبلندی میں، بیابان ومرغزار میں، خزاں وبہار میں ایک نادیدہ وعظیم ہستی (اللہ جل شانہ) کا جلوہ نظر آئے۔

شیخ کامل

کامل شیخ، پیر و مرشد وہ ہے جو مرید کو اللہ کی عطا اور بوسیلہ محمد ﷺ وہ چیز دیتا ھے جو وہ خود کبھی بھی حاصل نھیں کر سکتا اور اپنی ایک ہی نظر سے مرید کے اندر ذکر قلب جاری کر دیتا ھے اور اُسکو دنیا سے توڑ کر اللہ سے جوڑ دیتا ھے۔ وہ اللہ والا ہو تا ہے اور جو بھی اسکے ساتھ لگتا ہے پھر ساری دنیا اسکو بھی اللہ والا، درویش، صوفی، سائیں جی، حضرت صاحب کہنا شروع کر دیتی ہے۔ ذکر خفی وقلبی کی دولت صرف شیخ کامل ہی عطا کر سکتا ہے۔ اللہ کریم فرماتا ہے

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس تک پہنچنے کیلیے وسیلہ تلاش کرو

آیت ۳۵ سورۃ المایدہ

ضرورتِ مرشدِ کامل

شیخ بایزید بسطامی علیہ الرحمہ کا قول ہے

جس کا کوئی مرشد نہ ہو اس کا مرشد شیطان ہوتا ہے

مرشد کامل جو عالم ربانی ہی ہوتا ہے، کی صحبت اور تربیت کیوں ضروری ہے اس موضوع پر حضرت امام ربانی مجدّد و منوّر الف ثانی قدس سرہٗ اپنے مکتوب ۱۶۹ دفتر اول حصہ سوم میں فرماتے ہیں۔ (اے محترم! انسانی زندگی کا مقصد اعلیٰ بار گاہ قدس میں ہی پہنچنا ہے، لیکن چونکہ مرید شروع میں بہت سے تعلقات سے وابستہ ہونے کی وجہ سے انتہائی میلے پن اور پستی میں ہوتا ہے، جبکہ ذات باری تعالیٰ انتہائی پاکیزہ اور بہت بلند ہے۔ اس لیے فائدہ پہنچانے اور فائدہ حاصل کرنے کے لیے طالب اور مطلوب کے درمیان جو مناسبت چاہیے وہ موجود نہیں، لہٰذا اسکے راستہ سے باخبر اور راستہ کو صحیح دیکھنے والے پیرِ کامل کے سوا کوئی چارہ نہیں جو درمیان میں واسطہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے قرب اور عام انسانوں سے رابطہ رکھتا ہو تاکہ وہ مطلوب کے ساتھ طالب کے وصول کا ذریعہ بنے)۔

علامات مرشد کامل

کامل شیخ، پیر و مرشد سب سے پہلے تو اہل سنۃ والجماعۃ کے پختہ عقائد رکھتا ہے۔ اسکا سلسلہ محمد ﷺ سے متصل ہو اور وہ شریعت محمدی ﷺ کا پابند و پیکر، پابند صوم وصلاۃ، متقی وپرہیزگار ہوتا ہے۔ اسکے پاس بیٹھنے سے فیض ملتا ہے۔ اس کی صحبت میں یہ تاثیر ہو کہ جو اس کی ہم نشینی اختیار کرے اس کا دل دنیا اور دنیاداروں سے لاتعلق ہو جائے اور اسکے ہم نشینوں کے دلوں سے غفلت دور ہو جائے، وہ بزرگ اپنے آپ کو جمیع مخلوقات سے کمتر بلکہ بدتر جانتا ہو۔ اپنی تعریف خود نہ کرے اور وہ اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ مثلاً تواضع، حلم، برداشت وبردباری، مروت وسخاوت اور خندہ پیشانی، خوش خلقی، سچائی، عجز وانکساری، سے موصوف ہو۔ دل آزاری سے حتی الوسعۃ دور رہتا ہو۔ حرام مشتبہ اور مکروہ سے پرہیز کرتا ہو۔ غرضیکہ وہ تمام اچھے اعمال سے آراستہ ہو اور تمام امور میں نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق سے آراستہ ہو۔ پھر ایسے شخص کی صحبت نعمۃ عظمیٰ ہے اور بہت بڑی دولت۔ کوئی ایسا ملے تو اس کے حلقہ ارادت میں شامل ہونے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ بے شرع و بے نمازی صرف شیطان کا بھائی ہوتا ہے۔ چاہے وہ ہوا میں ہی اڑ کر اور پانی پر چل کر ہی کیوں نہ دکھادے۔

بیعت توبہ

بیعت کے لغوی معنیٰ حوالے کرنا، سپرد کرنا، فروخت کرنا ہے۔ تصوف میں مرید کا اپنے شیخ کامل کے ہاتھ پر اپنے نفس کو سپرد کرنے اور فروخت کرنے کا نام بیعت ہے۔ یعنی اپنے تمام تر ارادوں واختیارات اور خواہشات نفسانی کو ختم کر کے خود کو شیخ کامل کے حوالے کر دے اور راہ سلوک میں اس کی رضا ومنشا کے خلاف کوئی بھی قدم نہ اٹھائے۔ اور اگر اس کے بعض احکام مرید کو صحیح معلوم نہ ہوں تو اس کو اپنے عقل کا قصور سمجھے اور ان افعال واقوال کو افعال خضر علیہ السلام کے مثل سمجھے۔ گویا کہ اپنے شیخ کے ہاتھوں میں مردہ بدست زندہ بن کر رہے۔ اس کو ہی بیعت توبہ وسالکین کہا جاتا ہے اور یہی مقصود مشائخ مرشدین ہے اور یہی وہ راستہ ہے جو خدائے عزوجل تک آسانی سے رسائی حاصل کرواتا ہے۔ یہی بیعت آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین سے لی۔

صحبت شیخ

جب یہ واضح ہوا کہ روح کی پاکیزگی وطہارت اور باطن کی ترقی اور خدائے عزوجل کے قرب کو حاصل کرنے کے لیے بیعت شیخ وصحبت شیخ ایک اہم ذریعہ ہے۔ کیونکہ انکی صحبت دلوں کو زندہ کرتی ہے۔

یک زمانہ صحبت با اولیا۔ بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اللہ کے ولی کی صحبت کے چند لمحے سو سال کی بے ریا عبادت سے بھی بہتر ہے

سالک پیر کی صحبت میں حاضر ہو یا غائب، اپنے روح وقلب کو پیر کی طرف ہی متوجہ رکھے۔ کیونکہ پیر اپنی توجہ سے سالک کو فیض پہنچاتا ہے۔ اگر مرید رابطہ وتصور شیخ کی مدد سے پیر کی طرف متوجہ نہ ہو گا تو اس کے حصے کا فیض کسی دوسرے مشتاق ومتوجہ مرید کو حاصل ہو جائے گا کیونکہ مرید کی باطنی بے توجہی شیخ کامل کو اس کی طرف سے بے رغبت کر دیتی ہے اور شیخ کامل مشتاق ومتوجہ شخص کو اپنی توجہات سے نواز دیتا ہے۔ اس لیے صحبت میں بے توجہی سے بیٹھنا اپنے آپ کو محروم کر دینا ہے۔ مرید بس ہر دم اپنے شیخ کی بارگاہ میں حاضری کیلیے بے چین رہے۔

امام ربانی مجدد ومنور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ صحبت مرشد سے استفادہ حاصل کرنے کے بارے میں حکیم عبد الوہاب کو لکھتے ہیں کہ اولیاء کے پاس خالی ہو کر آنا چاہیے تاکہ بھرے ہوئے واپس جائیں، اور اپنی مفلسی کو ظاہر کرنا چاہیے تاکہ ان کو شفقت آئے اور مرید کے لیے فائدہ حاصل کرنے کا راستہ کھل جائے۔ سیر آنا اور سیر چلے جانا کچھ مزا نہیں دیتا، کیونکہ پر شکمی کا پھل بیماری کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ استغناء وبے پرواہی سے سوائے سرکشی کے اور کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔

آداب شیخ

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اے عزیز تو جان کہ طالب کو چاہیے کہ اپنے دل کے چہرے کو تمام اطراف سے موڑ کر اپنے پیر کی طرف متوجہ کرے اور اپنے شیخ کی موجودگی میں اُس کی اجازت کے بغیر نوافل اور اذکار میں مشغول نہ ہو اور اُس کے غیر کی طرف توجہ نہ کرے اور اپنے آپ کو اُس کی طرف متوجہ کر کے بیٹھے یہاں تک کہ اُس کے حکم کے بغیر ذکر میں بھی مشغول نہ ہو اور فرض اور سنت نماز کے علاوہ کوئی نماز اُس کی مجلس میں ادا نہ کرے۔ موجودہ بادشاہ کے

متعلق منقول ہے کہ اس کا ایک وزیر اس کے سامنے کھڑا تھا اتفاقاً وزیر کی توجہ اپنے کپڑوں کی طرف ہو گئی اور اُس نے اپنے کپڑے کے کسی بند کو اپنے ہاتھ سے درست کیا اس دوران بادشاہ کی نظر اُس پر پڑی، دیکھا کہ وزیر اس کی طرف متوجہ نہیں تو ڈانٹ کر کہا کہ میں اس بات کو برداشت نہیں کر سکتا کہ تو میرا وزیر ہو کر میرے سامنے اپنے کپڑے کے بند کی طرف توجہ کرے۔ غور کرنا چاہیے کہ جب کمینی دنیا کے وسائل کے لیے باریک آداب درکار ہیں تو جو (مرشد) خدا تک پہنچنے کا وسیلہ ہیں اُن کے آداب کی رعایت تو بہت کامل طریقہ پر کرنی لازم ہو گی اور جہاں تک ممکن ہو ایسی جگہ نہ کھڑا ہو کہ اس کا سایہ پیر کے کپڑوں پر یا پیر کے سائے پر پڑتا ہو اور پیر کی جائے نماز پر پاؤں نہ رکھے اور اس کے وضو خانہ میں وضو نہ کرے اور اس کے خاص برتنوں کو اپنے استعمال میں نہ لائے اور اس کے سامنے پانی نہ پئے اور نہ کھانا کھائے اور نہ کسی سے بات کرے بلکہ کسی کی طرف بھی متوجہ نہ ہو اور پیر و مرشد کی عدم موجودگی میں اس طرف پاؤں نہ کرے۔

تصوف سراسر ادب کا نام ہے

سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے بارے میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تصوف سراسر ادب تو ہے ہی مگر ہمارا سلسلہ محبت کا ہے۔ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرید پر واجب ہے کہ ظاہر میں شیخ کی مخالفت نہ کرے اور باطن میں اس پر اعتراض نہ کرے کیونکہ گناہ کرنے والا ظاہر میں ادب کا تارک ہوتا ہے اور دل سے اعتراض کرنے والا اپنی ہلاکت کے پیچھے پڑتا ہے بلکہ مرید کو چاہئے کہ شیخ کی حمایت میں ہمیشہ کے لئے نفس کا دشمن بن جائے۔ شیخ کی ظاہری اور باطنی طور پر مخالفت سے اپنے آپ کو روکے اور نفس کو جھڑک دے۔ اگر شیخ سے کوئی ایسی بات ظاہر ہو جو شریعت میں ناپسند ہے تو اس سے نفرت نہ پیدا ہو۔ اگر اس میں کوئی عیب دیکھے تو پردہ پوشی کرے اور اپنے نفس کو تہمت لگائے۔ اور شیخ کے لئے کوئی شرعی تاویل کرے اگر شرعی طور پر کوئی عذر نہ دیکھ سکتا ہو تو اس کے لئے بخشش طلب کرے اور توفیق، علم بیداری، حفاظت، حمیت و غیرت کی دعا مانگے لیکن مرشد کو معصوم نہ سمجھے (انسانوں میں صرف انبیا کرام علیہم السلام معصوم ہیں) اس بات کی کسی دوسرے کو اطلاع نہ دے۔ اور جب دوسرے دن یا کسی دوسرے وقت واپس آئے تو اس عقیدے کے ساتھ واپس آئے کہ وہ عیب اب زائل ہو چکا ہو گا۔

اگر مبتدی سالک اپنے شیخ کو غضب ناک پائے، اس کے چہرے پر ناگواری کے اثرات دیکھے یا کسی قسم کا اعراض محسوس کرے تو اس سے تعلق ختم نہ کرے بلکہ اپنے باطن کی کھوج لگائے۔ شیخ کے حق میں جو بے ادبی یا کوتاہی ہوئی اگر اس کا تعلق امر خداوندی کو بجانہ لانے اور منہیات شرع کے ارتکاب سے ہے تو اپنے رب عزوجل سے بخشش مانگے، توبہ کرے اور دوبارہ جرم نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے پھر شیخ کے ہاں عذر پیش کرے مستقبل میں مخالفت کر کے اس کی محبت اختیار کرے ہمیشہ ساتھ رہے اور اس کی موافقت کرے اور اسے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان وسیلہ اور واسطہ بنائے۔

شیخ کے پاس جانے سے پہلے انکی اجازت لینا ضروری ہے۔ وضو و مسواک کر کے، صاف کپڑے پہن کر، اور حسب توفیق تحفہ ساتھ لے کر جائے۔ کسی کو ساتھ لیجانا ہے تو پہلے اسکی بھی اجازت حاصل کرے۔ صرف اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی قربت اور محبت کے حصول کی پاکیزہ نیت لیکر حاضر ہو۔ دنیا کی ہر حاجت کو دل و دماغ سے نکال کر آئے تا کہ اسکو جلد قرب الہی مل جائے اور اللہ کریم اسکو جلد اپنے ذاکرین بندوں میں شامل کر لے اور ذکر کی برکت سے اللہ اسکی وہ حاجتیں بھی پوری کر دے جنکا ابھی اسے فہم اور ادراک اور سمجھ بھی نہ ہو۔

جب حلقہ کے قریب پہنچے، سب حاضرین کو سلام کرے، پھر پیر کو بالخصوص سلام کرے۔ لیکن اگر وہ توجہ و تقریر وغیرہ میں مشغول ہوں تو اس وقت سلام نہ کرے۔ ادب کے ساتھ پیش آئے اور نگاہِ حرمت و تعظیم سے اس پر نظر کرے۔ جو بتلادے اس کو خوب توجہ سے سنے، اس کو خوب یاد رکھے۔ جو بات سمجھ میں نہ

آئے اپنا قصور سمجھے۔ مرشد جتنا سوال پوچھیں دھیمی آواز سے صرف اتنا جواب دے۔ فضول گوئی مت کرے، خاموش رہے بغیر اجازت کلام مت کرے۔ جو کچھ مرشد کہے یا کرے اس پر اعتراض نہ کرے۔ اگر کوئی بات سمجھ نہ آوے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا قصہ یاد کرے۔

پیر کے روبرو بہت نہ ہنسے نہ بہت باتیں کرے۔ ادھر ادھر نہ دیکھے نہ کسی اور کی طرف متوجہ ہو، بالکل پیر کی طرف متوجہ رہے۔ مرشد کے آرام کا خیال رکھتے ہوئے ملاقات کا دورانیہ کم سے کم رکھے اور جلد رخصت کی اجازت طلب کرے۔ اجازت ملے تو جایے ورنہ حدیث مبارکہ کے مطابق جنت کے باغوں کی مزید سیر کرے کیونکہ ذاکرین کی محفل کو جنت کا باغ کہا گیا۔

اگر کوئی پیر کو برا کہے حتی الوسع اس کا دفعیہ کرے، ورنہ وہاں سے اٹھ کھڑا ہو۔ حاضر و غائب میں اس کے حقوق کا خیال رکھے۔ ہر طرح مرشد کا مطیع ہو اور جان و مال و وقت سے اس کی خدمت کرے کیونکہ بغیر محبت پیر کے کچھ نہیں ہوتا اور محبت کی پہچان یہی ہے کہ مرشد جو کہے اس کو فوراً بجالائے اور بغیر اجازت اس کے خاص فعل کی اقتداء نہ کرے۔ کیونکہ بعض اوقات وہ اپنے حال اور مقام کے مناسب ایک کام کرتا ہے کہ مرید کے لئے اس کو کرنا زہر قاتل ہے۔ یہ اعتقاد کرلے کہ میرا مطلب اسی مرشد سے حاصل ہوگا اور اگر دوسری طرف توجہ کرے گا تو مرشد کے فیض و برکات سے محروم رہے گا۔ تحفہ تحائف خط و کتابت سے پیر کا دل خوش کرتا رہے۔ جو درود و ظیفہ مرشد تعلیم کرے اسی کو پڑھے باقی تمام وظیفہ چھوڑ دے، خواہ اس نے اپنی طرف سے انہیں پڑھنا شروع کیا ہو یا کسی دوسرے نے بتایا ہو۔ مرشد کی موجودگی میں ہمہ تن اسی کی طرف متوجہ رہنا چاہیئے۔

جس جگہ مرشد بیٹھتا ہو، اس طرف پاوں نہ کرے اگرچہ سامنے نہ ہو۔ اپنے مرشد سے کرامت کی خواہش نہ کرے۔ اگر کوئی شبہ دل میں گزرے فوراً عرض کرے اور اگر وہ شبہ حل نہ ہو تو اپنے فہم کا قصور سمجھے اور اگر مرشد اس کا کچھ جواب نہ دے تو جان لے کہ میں اس کے جواب کے لائق نہ تھا۔ خواب میں جو کچھ دیکھے وہ مرشد سے عرض کرے اور اگر اس کی تعبیر ذہن میں آئے تو اسے بھی عرض کردے۔ بے ضرورت اور بے اذن مرشد سے علیحدہ نہ ہو۔ مرشد کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کرے اور بآوازِ بلند اس سے بات نہ کرے اور بقدرِ ضرورت مختصر کلام کرے اور نہایت توجہ سے جواب کا منتظر ہے۔ اور مرشد کے کلام کو رد نہ کرے۔

مرشد کریم کو اپنے گھر پر دعوت دینے سے پہلے وقت کا تعین انکی اجازت اور مرضی سے طے کرے۔ وقت مقررہ پر انکے لیے آرام دہ سواری سمیت حاضر ہو اور گھر پر انکے استقبال کا بندوبست کرے۔ دعوت و محفل پر صرف شیخ کی اجازت اور مرضی سے دوسروں کو بلائے۔ شیخ کی مرضی کے مطابق محفل و نشست کو برخاست کرے اور انکو واپس خانقاہ پر چھوڑ کر آئے اور غلطی و کوتاہی معاف کرنے کی درخواست کرے۔

جو کچھ اس کا حال ہو، بھلا ہو یا برا اسے مرشد سے عرض کرے کیونکہ مرشد طبیب قلبی ہے اطلاع کے بعد اس کی اصلاح کرے گا۔ اس کے پاس بیٹھ کر وظیفہ میں مشغول نہ ہو۔ اگر کچھ پڑھنا ضروری ہو تو اس کی نظر سے پوشیدہ بیٹھ کر پڑھے۔ جو کچھ فیض باطن اسے پہنچے اسے مرشد کا طفیل سمجھے۔ اگرچہ خواب میں یا مراقبہ میں دیکھے کہ دوسرے بزرگ سے پہنچا ہے۔

یہ تمام آداب و حقوق شیخ کامل کے ہیں جن کی علامات کا اوپر ذکر ہوا ہے۔ اللہ کریم ہم سب کو بے شرع، بے نمازی، نام نہاد پیر و فقیر اور مرشدوں، دین کے ڈاکووں سے بچا جو پیری مریدی کے نام پر کاروبار چلا رہے ھیں اور طالبوں کو لوٹ رہے ھیں اور عام مسلمانوں کی دین کے اس مقدس شعبے سے بیزاری کا سبب بن رہے ھیں۔

ہمارے شیخِ کامل

سیدنا و مرشدنا **حضرت صوفی الطاف حسین صاحب** نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ المعروف حضرت صاحب لاھور پنجاب کے ایک صاحب طریقت، صاحب معرفت، صاحب اوصاف اور تصوف سے تعلق رکھنے والے، اسلام کی حقیقی تعلیمات کا درس دینے والے، وقت کے عظیم مصلح و روحانی شخصیت ہیں۔

اے تن میرا چشماں ہووے، تے میں مرشد ویکھ نہ رجاں ہو
لُوں لُوں دے منڈھ لکھ لکھ چشماں اک کھولاں اک کجاں ہو
اتنا ڈٹھیاں مینوں صبر نہ آوے تے میں ہور کدے ول بھجاں ہو
مرشد دا دیدار ہے باھوؒ مینوں لکھ کروڑاں حجاں ہو

آپ کی ولادت باسعادت لاھور ہی میں ہوئی اور آپ نے دینی و دنیاوی تعلیم بھی لاھور ہی سے حاصل کی اور باطنی و روحانی علوم کی منازل حضرت خواجہ قطب حق محمد لعل مد ظلہ العالی و دامت برکاتہ علینا کے پاس نوشہرہ شریف پشاور میں طے کیں۔ مرشد کریم کے حکم پر طالبان حق میں ذکر اسم ذات کا قلبی و خفی ذکر بانٹنا شروع کیا اور اب تک ھزارھا قلوب کو اپنی ایک نظر کریم سے دائمی حیات بخش چکے ھیں۔

تبلیغ و تعلیم

حضرت صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا پیغام بہت سادہ اور تبلیغ و تعلیم بہت مسحور کن ہے کہ ہم سب اپنے اعمال کا اعادہ کر کے اپنی کوتاہیوں اور خامیوں پر نظر رکھیں۔ کسی دوسرے فرقے یا مذہب کو برا نہ کہیں۔ صرف اپنے کردار، ایمان اور دیگر انسانوں کی فلاح کو مد نظر رکھیں۔ اپنی ذات، اپنی طاقت اور اپنی حیثیت سے خلق خدا کو نقصان نہ پہنچائیں۔ خاموشی سے اپنی صلاحیتوں کے ذریعے زیر زمین بہنے والے چشمے کی طرح دوسروں کو سیراب کرتے رہیں۔ دین و دنیا کی بہتری کیلئے ہر وقت قلبی ذکر کرتے ہوئے اللہ سے اپنا رابطہ قائم رکھیں اور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اپنے رب اور نبی کی رضا حاصل کریں۔ آپکی تعلیمات محبت، اخوت، ہمدردی اور مساوات پر مشتمل اور منافقت و منافرت سے مبرا ہیں اور ان کی اپنی حلیمیت، متانت اور جاذب نظر شخصیت کی طرح پرسکون اور مسحور کن ہیں۔ جن سے انسان کے اندر تسلی و تشفی پیدا ہوتی ہے جو اسے پاک و شفاف بنانے میں معاونت کرتی ہے۔

بیعت توبہ

اکثر خانقاھوں کے برعکس حضرت صاحب کی خانقاہ پر سالکین طریقت اور ذکر قلبی کے خواھشمند بغیر بیعت کے بھی ذکر قلبی و خفی سے لیکر مراقبات تک حاصل کر سکتے ھیں سینکڑوں حضرات متوسط اور منتہی کے مقامات پر جا کر بیعت ھوے۔ حضرت صاحب کے پاس کوئی بھی سچا طالب چاھے وہ کسی بھی سلسلے سے تعلق رکھتا ھو

بغیر بیعت ہوئے بھی ذکر خفی حاصل کر سکتا ھے۔ حضرت صاحب کا مشن ھے کے زیادہ سے زیادہ خلقت میں اللہ کا یہ خاص ذکر باٹا جایے۔

رابطہ

سالکین طریقت سوموار سے جمعہ روزانہ عصر سے مغرب تک مرکزی خانقاہ پر حضرت صاحب کی صحبت سے فیضیاب ھوتے ھیں۔ حضرت صاحب سلسلے کی تبلیغ، اسم ذات کی تقسیم کے لیے جہاں بھی ہوں سالکین طریقت کی رھنمائی کے لیے چاند کی دس یا دس تاریخ کے بعد والی اتوار کو ماھانہ محفل گیارھویں شریف پر مرکزی خانقاہ پر ہی جلوہ افروز ہوتے ھیں۔

ذکر خفی

ذکر خفی سے مراد وہ ذکر جو مخفی اور پوشیدہ ہو حضرات نقشبندیہ کے ہاں ذکر خفی سب سے افضل ہے اسے ذکر قلب اور دوامی بھی کہا جاتا ہے۔ ذکر اللہ خواہ قلبی ہو یا زبانی، انفرادی ہو خواہ اجتماعی، اسکی فضیلت واہمیت مسلم ہے۔ لیکن قرآن وحدیث کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ذکرِ قلبی کی فضیلت بدرجہا ذکرِ زبانی سے زیادہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے پر خصوصی فضل فرمانا چاہے اور اپنے حضور اسے خوش قسمت بندہ لکھ دے اور اس کو یہ توفیق دے کہ ہر وقت زبانی ذکر بھی کرتا رہے اور اسکا دل بھی اسی کے موافق ذکر میں مشغول رہے اور اسے زبانی ذکر سے قلبی ذکر کی طرف ترقی حاصل ہو جائے۔ یہاں تک کہ اگر زبان خاموش ہو پھر بھی دل خاموش نہ ہو، اسی کو ذکرِ کثیر کہا جاتا ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری (رض) بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ جارہے تھے۔ لوگ بلند آواز سے اللہ اکبر، اللہ اکبر کہنے لگے تو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا، اے لوگو! اپنے اوپر نرمی کرو، تم کسی بہرے کو پکار رہے ہو نہ غائب کو تم سمیع اور قریب کو پکار رہے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہے۔ امام احمد بن حنبل، ابن حیان، بیہقی وغیرہ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی روایت سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بہترین ذکر خفی ہے اور بہترین رزق وہ ہے جو انسان کے لئے کافی ہو جائے

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سے بہتر عمل کی خبر نہ دوں جو تمہارے رب کے نزدیک زیادہ پاکیزہ ہو، جو تمہارے اعمال میں سب سے بلند مرتبہ ہو، جو تمہارے سونا اور چاندی کے خیرات کرنے سے زیادہ اچھا عمل ہو، جو تمہارے لیے اس عمل سے بھی بہتر ہو کہ تم دشمنوں سے مقابلہ کرکے انہیں قتل کرو اور وہ تمہارے گردنوں پر وار کریں؟ صحابہ نے عرض کیا کہ ہاں یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اس ذکر سے ذکر قلبی مراد ہے۔ یہی وہ ذکر ہے جس کا مرتبہ جان ومال خرچ کرنے سے بھی زیادہ ہے۔ کیونکہ یہ باطنی عمل ہے اور دل کا عمل ہے جو دوسرے اعضاء کے اعمال سے نفس کے لیے زیادہ سخت ہے۔ بلکہ یہی جہاد اکبر ہے۔

ذکر خفی وُ قلبی کی دولت صرف شیخ کامل ہی بوسیلہ محمد ﷺ عطا کر سکتا ہے یہ پڑھنے، جاننے، سننے سے نہیں مل سکتا یہ کسی کی عطا اور نگاہ کریم سے سینے میں منتقل ہو جاتا ہے اسکے لیے پاکی شرط نہیں اسکا وضو اللہ کے نور سے ہو تا ہے۔ اسکو زوال نہیں اور یہ ہی وہ ذکر ہے جو گہری نیند میں کروٹیں بدلتے بھی جاری رہتا ہے۔

سلسلہ نقشبندیہ

اہل السنۃ والجماعۃ کے تمام مسالک برحق ہیں۔ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ اور دوسرے طریقے، انکے مشائخ قابل قدر و قابل تعظیم ہیں۔ لیکن صوفیائے کرام کے دوسرے سلاسلِ طریقت سے طریقہ عالیہ نقشبندیہ کو کئی وجوہ سے فضیلت حاصل ہے۔ سلسلہ نقشبندیہ کے القاب زمانے کے اختلاف سے مختلف رہے سیدنا صدیق اکبرؓ سے لے کر حضرت شیخ طیفور ابن عیسیٰ ابویزیدؒ بسطامی تک اس طریقے کے کو طریقہ صدیقیہ کہاجاتا تھا شیخ طیفور سے لے کر خواجہ خواجگان شیخ عبدالخالق غجدوانی تک طیفوریہ کہاجاتا تھا حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی سے لے کر امام طریقت شیخ بہاؤالدین محمد اویسی بخاری تک خواجگانیہ کہاجاتا تھااور آپ سے نقشبندیہ کہلایا۔ اس سلسلہ کے سالار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی اوراسکی ابتدا میں ذکر قلبی ہے، جس میں جذب ربانی ہے۔ جبکہ ذکر زبانی میں سلوک ہے۔ جذب اور سلوک دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ سلوک میں بندہ ذکر اذکار اور ریاضت و مجاہدہ کے ذریعے خدا تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے، جبکہ جذب میں جو کہ ذکر قلبی کے ذریعے پیدا ہوتا ہے، خدا خود بندہ کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار انند کہ برند از رہِ پنہاں بحرم قافلہ را

از دلِ سالک رہِ جاذبہ صحبتِشاں می بردوسوسۂ خلوت و فکر چلہ را

حضرات نقشبند عجب قافلہ کے سالار ہیں کہ اپنے متعلقین کو پوشیدہ طریقہ سے بارگاہ الٰہی تک لیجاتے ہیں۔
انکی صحبت کی کشش سالک کے دل سے خلوت کے خیال اور چلہ کشی کے فکر کو ختم کر دیتی ہے۔

اس سلسلہ میں اتباعِ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم پر سب سے زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ اس طریقہ کی ترقی و کمال کا تمام تر انحصار اتباعِ سنت پر ہے اور جہاں پر دوسرے طریقوں کی انتہا ہوتی ہے وہاں سے اس طریقہ کی ابتدا ہوتی ہے۔ اس طرح یہ طریقہ وصول الی اللہ کا قریب ترین راستہ ہے۔ سلسلہ نقشبندیہ کے اقرب طرق یعنی خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کا سب سے نزدیکی راستہ ہونے کی وجہ یہ بھی ہے کہ اس سلسلہ میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنے کا وسیلہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد تمام مخلوقات میں سب سے افضل ہیں۔ ظاہر ہے وسیلہ جس قدر قوی ہو گا راستہ اتنی ہی جلدی اور آسانی سے طے ہو گا۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ سے لو لگانے کی کمی ہوگئی ہے، اس لیے صوفیائے نقشبند طالب صادق کو پہلے ذکر قلبی کا طریقہ سکھاتے ہیں اور بجائے ریاضات و مجاہدات شاقہ کے عبادات کا حکم فرماتے ہیں اور تمام حالات میں اعتدال قائم رکھتے ہیں اور ان نقشبندی صوفیائے کرام کی توجہات دوسروں کی کئی چلہ کش توجہات سے بہتر اور اعلیٰ ہوتی ہیں اور طالبوں کو سنت رسول صلّی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور بدعات سے اجتناب کا حکم فرماتے ہیں اور جہاں تک ممکن ہوتا ہے ان کے حق میں رخصت پر عمل تجویز نہیں فرماتے۔ اسی لیے ان بزرگوں نے ذکر خفی کو اپنا طریقہ اختیار فرمایا۔

طریقہ کی خصوصیات

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی بنیادی خصوصیات میں ذکر خفی، متابعت رسول اور محبت شیخ ہے۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت ہونے والے طالبین کا قلب اپنے شیخ کامل کی

توجہ سے ذاکر ہو جاتا ہے۔ اسم ذات کا یہ ذکر ہی طالبین میں محبت شیخ اور سنتِ رسول ﷺ پر دوام بخشتا ہے۔ یہ وہی طریقہ ہے کہ جو صحابہ کرامؓ اور نبی کریم ﷺ کی صحبت مبارکہ کا طریقہ تھا۔

اصول نقشبندیہ

حضرات نقشبندیہ نے اپنے طریقہ کی بنیاد گیارہ اصولوں پر پر رکھی ھیں۔
آٹھ کلمات خواجہ خواجگان حضرت عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ سے
ا۔ ہوش در دم، ۲۔ نظر بر قدم، ۳۔ سفر در وطن، ۴۔ خلوت در انجمن، ۵۔ یاد کرد، ۶۔ باز گشت، ۷۔ نگہداشت، ۸۔ یاداشت
تین کلمات حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہیں۔
ا۔ وقوف زمانی، ۲۔ وقوف قلبی ۳۔ وقوف عددی

ہوش در دم

یہ اصل میں پاس انفاس ہی ہے۔ یہ کہ سالک کا ہر سانس حضور و آگاہی یعنی ہر دم ہوش میں ہو۔ تا کہ کوئی سانس غفلت و معصیت میں نہ گزرے۔ اور ہر وقت سانس کی حفاظت کرے تا کہ رابطہ ٹوٹنے نہ پائے اور وابستگی قائم رہے۔

نظر بر قدم

یعنی اپنی نگاہ اپنے پاؤں کی طرف رکھنا۔ کیونکہ نیچی نظر رکھنا سنت رسولؐ ہے۔ اس لئے سالک کو راہ چلتے ادھر اُدھر نہ دیکھنا چاہئے۔ رنگ برنگ اشیاء دیکھنے سے خیالات صالحہ منتشر ہو جاتے ہیں۔ اور سالک کا مطلوب سے ہٹ کر اپنی منزل سے بھٹک جانے کا اندیشہ ہے۔

سفر در وطن

سفر در وطن کے معنی ہیں۔ اپنی اصلاح اور حصول فیض کے لیے اپنے باطن میں اور کاملین تک سفر کرنا۔ اس سے مراد یہ ہے۔ کہ انسان اپنے اندر ان صفات حسنہ کو تلاش کرے صفات بشریہ کو چھوڑ کر ملکیہ حاصل کرے یعنی طلب جاہ، بغض، حسد، کینہ کو دل سے نکال باہر پھینکے اور اپنے دل کو اُن سے بالکل پاک کر دے۔ خواجگان نقشبند رحم اللہ اجمعین سفر ظاہری اتنا ہی کرتے ہیں کہ پیر کامل تک پہنچ سکیں۔

خلوت در انجمن

خلوت در انجمن کا مطلب یہ ہے۔ کہ دل سے خدا کے ساتھ مشغول رہے۔ اور اپنے تمام مشاغل روز مرہ از قسم طعام و قیام، اکل و شرب، نشست و برخاست، معاملات فہم وادراک وغیرہ پر اللہ جل شانہ ' کے ساتھ تعلق کو قائم رکھے۔ اس کے لئے طہارت کوئی شرط نہیں ہے بلکہ روز مرہ زندگی میں اللہ تعالیٰ سے اس قدر قربت عین اسلام ہے۔

یاد کرد

یاد کرد ذکر اور گیان کے ہم معنی ہے۔ مراد یہ ہے کہ اپنے شیخ سے سیکھے ہوئے ذکر بر وقت ادا کرنا ہے ذکر اس کثرت سے کرے کہ اللہ جل شانہ 'کی حضوری حاصل ہو جائے۔ امام طریقت حضرت شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ذکر سے مقصود یہ ہے۔ کہ ہمیشہ حضرت حق کے ساتھ حاضر رہے۔ ذکر اسم ذات غفلت سے باز رکھتا ہے۔

بازگشت

اس سے مراد بار بار رجوع کرنا ہے۔ کہ تھوڑے تھوڑے ذکر کے بعد تین بار یا پانچ بار مناجات کی طرف رجوع کرے حضرت شاہ نقشبند قدس سرہ 'کی یہ دعا تھی،

اے اللہ تو ہی میرا مقصود ہے تیری ہی رضا مطلوب ہے۔ مجھے اپنی ذات کی محبت اور صفات کی معرفت عطا فرما۔

نگہداشت

اس سے یہ مطلب ہے کہ ذاکر نفسانی خطرات کو نگاہ میں رکھے۔ اور کمال ہوشمندی سے رہے۔ اور اللہ کی یاد کے سوا جو وساوس وخیالات دل میں آئیں۔ اُن کا ابتدا ہی سے تدارک کرے۔ خطرہ کو ایک ساعت بھی دل میں نہ رکھنا چاہئے۔ بزرگوں کے نزدیک یہ بہت اہم ہے۔

یاداشت

یاداشت، فکر اور دھیان کے ہم معنی ہے۔ اور اس سے مراد دوام آگاہی بحق سبحانہ وتعالیٰ ہے۔ دل میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ یاد کر و نگہداشت اور یاداشت میں کیا فرق ہے۔ نگہداشت میں طالب اپنی کوشش سے اللہ تعالیٰ کی طرف مشغول رہتا ہے۔ لیکن یاداشت میں بلا کوشش اور خود بخود اللہ تعالیٰ کی طرف مشغول و مخاطب ہوتا ہے۔

وقوف زمانی

وقوف زمانی اور ہوش دردم تقریباً ہم معنی ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ ہوش دردم مبتدی کے واسطے ہے۔ ہر لحظہ اور ہر لمحہ احتیاط ہے۔ اور وقوف زمانی متوسط کیلئے مناسب ہے۔ کہ کچھ کچھ دیر بعد تامل کرے اور وقوف زمانی سے محاسبہ بھی کیا جاتا ہے۔ کہ نفس کس سمت کو جارہا ہے۔

وقوف عددی

وقوف عددی سے مراد سالک کا اثنائے ذکر سے واقف رہنا ہے۔ اور جب ذکر حق کرے تو طاق عدد پر کرے۔ نہ کہ جفت عدد پر۔ کیونکہ للہ وتر یحب الوتر۔ لیکن ذکر عددی کے ساتھ ذکر قلبی بھی ضروری ہے۔

وقوف قلبی

وقوف قلبی سے مراد یہ ہے کہ سالک ہر وقت ہر لحظہ اپنے قلب کی طرف متوجہ رہے۔ اور قلب خدا کی طرف متوجہ رہے۔ تاکہ سب طرف سے توجہ ٹوٹ کر معبود حقیقی کی طرف ہو جائے۔ اور وساوس وخطرات دل میں داخل ہی نہ ہونے پائیں۔ خصوصاً جلسہ ذکر کے دوران اُس کا پورا خیال رکھے۔

اسباق و معمولات نقشبندیہ

لطائف 10 عشرہ، ںفی اثبات، چھتیس مراقبات، پنجگانہ فرض نماز، تہجد، ہر نماز کے ساتھ تلاوت کلام پاک و درود پاک اتباع سنت مصطفوی ﷺ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے لازمی اسباق و معمولات میں شامل ہیں۔ اسکے علاوہ اشراک، چاشت، اوابین، توبہ، حاجت، تعبیر احسن اور شکرانے کے نوافل سالکین نقشبند کے عام معمولات میں شامل ہوتے ہیں۔ شیخ کامل سالک کی استطاعت کو سامنے رکھتے ہوئے نفلی عبادت کی ہدایت فرماتے ہیں۔

لطائف عشرہ

انسان دس لطائف سے مرکب ہے جن میں سے پانچ کا تعلق عالم امر سے ہے اور پانچ کا تعلق عالمِ خلق سے ہے۔

لطائف عالم امر یہ ہیں، **۱۔ قلب ۲۔ روح، ۳۔ سر، ۴۔ خفی، ۵۔ اخفی**

لطائف عالم خلق یہ ہیں ا۔ **لطیفۂ نفس اور لطائف عناصر اربعہ یعنی ۲۔ آگ ۳۔ پانی ۴۔ مٹی ۵۔ ہوا۔**

لطائف عالم امر کے اصول (مرکز) عرش عظیم پر ہیں اور لامکانیت سے تعلق رکھتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے ان جواہر کو انسانی جسم کی چند جگہوں پر امانت رکھا ہے۔

تلقین ذکر

کامل شیخ تلقین ذکر کے وقت اس مقام ذکر پر انگشت شہادت رکھ کر تین مرتبہ اسم ذات اللہ، اللہ، اللہ، کہتے ہوئے سالک کے لطیفہ پر خصوصی توجہ فرماتے ہیں۔ ذکر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سالک اپنے دل و دماغ کو دنیوی خیالات وفکرات سے خالی کرکے ہر وقت یہ خیال کرے کہ دل اور مقام ذکر اسم مبارک اللہ، اللہ کہہ رہا ہے۔ زبان سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں بلکہ زبان تالو سے چسپاں رہے اور سانس حسب معمول آتا جاتا رہے، بس اس طرح اپنے خالق ومالک کی طرف توجہ ہونی چاہئے، جس طرح ایک پیاسا آدمی زبان سے تو پانی پانی نہیں کہتا لیکن اسکا دل و دماغ پانی کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

بیشک دنیا کے کام کاج کرتے رہیں اس سے کوئی منع نہیں، لیکن دست بکار ودل بیار کے مصداق دل و دماغ کی توجہ اور خیال ہر وقت اپنے خالق ومالک کی طرف رہے۔ یوں سمجھے کہ فیضان الٰہی کا نور حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے سینہ اطہر سے ہوتا ہوا پیر ومرشد کے سینہ واذکار سے میرے قلب واذکار میں آرہا ہے اور گناہوں کے زنگ وکدورات ذکر کی برکت سے دور ہورہے ہیں۔ اگر ادھر اُدھر کے خیالات دل میں آئیں تو ان کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ انشاء اللہ تھوڑاہی عرصہ اس طریقہ پر محنت وتوجہ کرنے سے قلب ذاکر ہو جائیگا اور جب قلب ذاکر ہو گیا تو سوتے جاگتے، کھاتے پیتے ہر وقت قلب ذکر اللہ، اللہ، کرتا رہے گا۔ باقی اذکار بھی شیخ کامل کی توجہ شریفہ سے ذکر میں لگ جاتے ہیں۔

سالک ہر نماز کے بعد دوزانوں ہو کر بیٹھ جائے۔ ذکر کی نیت کرے مثلانیت کرتا ہوں میں پہلے ذکر، ذکر قلب کی، زیر سایہ قدموں کے حضرت آدمؑ، انوارات کا رنگ تیز زرد۔ اور اپنی سانس کو روک کر ذکر کے مقام پر روک لے اور شیخ کامل کے بتائے ہوئے طریقے سے ذکر اسم ذات کی ضرب مقام ذکر پر لگائے۔ جلد ترقی وبرکت کے لیے یہ عمل نہایت اہم ہے۔ ذکر جاری ہونے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ اسکا مقام ذکر حرکت کرنے لگے یا اسے کشف ہونے لگے، بلکہ ان چیزوں کے درپے ہونا سالک کے لئے مفید نہیں۔ سالک کا اول و آخر مقصد رضائے الٰہی ہونا چاہئے نہ کہ کشف وکیفیات کا حصول۔

نمبر شمار	نام لطیفہ	رنگ	مشاہدہ	تصور ذکر	زیر سایہ و تربیت	مقام لطیفہ	اثرات و برکات
1	قلب	زرد	ذکر	اللہ	حضرت آدمؑ	بائیں پستان کے دو انگشت نیچے	غفلت دور اور شریعت مطہرہ کے مطابق عمل کرنیکا شوق
2	روح	سرخ	حضوری	اللہ	حضرت نوحؑ و ابراھیمؑ	دائیں پستان کے دو انگشت نیچے	غصہ پر قابو اور صبر کا حصول
3	سِرّ	سفید	مکاشفہ	اللہ	حضرت موسیٰؑ	بائیں پستان کے دو انگشت اوپر	حرص و ہوس میں کمی اور نیکی کا شوق
4	خفی	سیاہ	مشاہدہ فناہ	اللہ	حضرت عیسیٰؑ	دائیں پستان کے دو انگشت اوپر	اخلاق رزیلہ حسد و بخل، کینہ وغیرہ سے بیزاری
5	اخفیٰ	سبز	فناء الفنا	اللہ	حضرت محمد ﷺ	وسط سینہ وسط سری و خفی	فخر و تکبر وغیرہ کا زائل ہونا
6	نفس	خاکی		اللہ		وسط پیشانی	نفس کی رعونت و سرکشی کا زائل ہونا
7	قالبی	آتشی		اللہ		سر کی چوٹی کا مرکز مقام پورا جسم	عاجزی اور اخلاق حسنہ کا حصول

سبق اول: ذکر لطیفۂ قلب

لطیفۂ قلب انسان کے جسم میں بائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلہ پر قدرے پہلو کی جانب واقع ہے۔ قلب ذاکر ہونے کی ظاہری علامت یہ ہے کہ سالک کا دل نفسانی خواہشات کی بجائے محبوب حقیقی کی طرف متوجہ ہو جائے، غفلت دور ہو اور شریعت مطہرہ کے مطابق عمل کرنیکا شوق پیدا ہو۔

جب سالک کا لطیفہ قلب جاری ہو جاتا ہے تو پیر و مرشد مذکورہ طریقہ پر لطیفۂ روح کی تلقین فرماتے ہیں۔

سبق دوم: ذکر لطیفۂ روح

لطیفۂ روح کا مقام داہنے پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلہ پر قدرے پہلو کی جانب واقع ہے۔ سالک کو چاہیئے کہ اس مقام پر بھی اسم ذات اللہ، اللہ کا توجہ و خیال کرے۔ لطیفۂ روح جاری ہونے سے باطن کی مزید صفائی ہوتی ہے۔

لطیفہ روح جاری ہونے کی علامت یہ ہے کہ طبیعت میں صبر کی وصف پیدا ہوتی ہے اور غصہ پر قابو کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

سبق سوم: ذکر لطیفۂ سرّ

لطیفۂ سر کی جگہ بائیں پستان کے برابر دو انگشت سینہ کی جانب مائل ہے۔ اس لطیفہ میں بھی اسم ذات اللہ کا خیال رکھنے سے ذکر جاری ہو جاتا ہے اور مزید باطنی ترقی حاصل ہوتی ہے۔

لطیفہ سر جاری ہونے کی علامت یہ ہے کہ ذکر کے وقت عجیب وغریب کیفیات کا ظہور ہوتا ہے، حرص وہوس میں کمی اور نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔

سبق چہارم: ذکر لطیفۂ خفی

لطیفۂ خفی کا مقام داہنے پستان کے برابر دو انگشت وسط سینہ کی جانب ہے۔

اس لطیفہ کے جاری ہونے کی علامت یہ ہے کہ صفات رذیلہ حسد وبخل سے بیزاری حاصل ہو جاتی ہے۔

سبق پنجم: ذکر لطیفہ اخفی

اس لطیفہ کا مقام وسط سینہ ہے۔ سابقہ لطائف کی طرح اس لطیفہ میں بھی ذکر کا تصور وخیال کرنا چاہیئے۔

ذکر لطیفہ اخفی کرنے سے فخر و تکبر وغیرہ زائل ہو جاتے ہیں اور یہی لطیفۂ اخفیٰ جاری ہونے کی علامت ہے۔ نیز سالک کو چاہیئے کہ لطائف میں ترقی کے ساتھ ساتھ پہلے والے لطائف پر بھی ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ تمام لطائف ذاکر ہو جائیں۔

سبق ششم: ذکر لطیفہ نفس

لطیفہ نفس کی جگہ وسط پیشانی ہے۔ اس لطیفہ میں بھی سابقہ لطائف کی طرح ذکر کا خیال ہی کرنا ہے۔

لطیفہ نفس کی اصلاح کی علامت یہ ہے کہ سالک ذکر کی لذت میں اس قدر محو ہو جاتا ہے کہ نفس کی رعونت وسرکشی بالکل ختم ہو جاتی ہے۔

سبق ہفتم: ذکر لطیفہ قالبیہ

اس لطیفہ کا دوسرا نام سلطان الاذکار ہے اور جو عناصر اربعہ یعنی آگ، پانی، مٹی اور ہوا کا مجموعہ ہے۔ اسکا مقام وسط چوٹی سر ہے، اس لئے اسکی تعلیم دیتے وقت مشائخ وسط سر یعنی دماغ پر انگلی رکھ کر اللہ، اللہ کہتے ہوئے توجہ دیتے ہیں، جس سے بفضل تعالیٰ تمام بدن ذاکر ہو جاتا ہے اور جسم کے روئیں روئیں سے ذکر جاری ہو جاتا ہے۔

سلطان الاذکار جاری ہونے کی ظاہری علامت یہ ہے کہ جسم کا گوشت پھڑکنے لگتا ہے، کبھی بازو کبھی ٹانگ اور کبھی کسی اور حصہ جسم میں حرکت محسوس ہوتی ہے۔

بعض اوقات تو پورا جسم حرکت کرتا محسوس ہوتا ہے۔

سبق ہشتم: ذکر نفی واثبات

توجہ وخیال کی زبان سے لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ذکر کو نفی واثبات کہتے ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ سالک پہلے اپنے باطن کو ہر قسم کے خیالات ماسویٰ اللہ سے پاک وصاف کرے، اس کے بعد اپنے سانس کو ناف کے نیچے روکے اور محض خیال کی زبان سے کلمہ "لا" کو ناف سے لیکر اپنے دماغ تک لے جائے، پھر لفظ "اِلٰہ" کو دماغ سے دائیں کندھے کی طرف نیچے لے آئے اور کلمہ "اِلَّا اللّٰہ" کو پانچوں لطائف عالم امر میں سے گذار کر قوت خیال سے دل پر اس قدر ضرب لگائے کہ ذکر کا اثر تمام لطائف میں پہنچ جائے۔ اس طرح ایک ہی سانس میں چند مرتبہ ذکر کرنے کے بعد سانس چھوڑتے ہوئے خیال سے "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" مقام اخفی پر کہے۔ ذکر نفی واثبات کے وقت کلمہ طیبہ کی معنیٰ کہ سوائے ذات پاک کے کوئی اور مقصود ومعبود نہیں، کا خیال رکھنا اس سبق کے لئے شرط ہے۔ کلمہ "لا" ادا کرتے وقت اپنی ذات اور تمام موجودات کی نفی کرے اور "اِلَّا اللّٰہُ" کہتے وقت ذات حق سبحانہ وتعالیٰ کا اثبات کرے۔ دوران نفی اثبات ان چار معنی کا خیال رکھے۔ 1- لَا معبود الا اللہ، 2- لا مقصود الا اللہ، 3- لا مطلوب الا اللہ، 4- لا موجود الا اللہ

فائدہ: ذکر نفی واثبات میں طاق عدد کی رعایت کرنا بہت ہی مفید ہے۔ اس طور پر کہ سالک ایک ہی سانس میں پہلے تین بار پھر پانچ بار اس طریقہ پر یہ مشق بڑھاتا جائے یہاں تک کہ ایک ہی سانس میں اکیس بار یہ ذکر کرے۔ البتہ یہ شرط ولازم نہیں ہے۔ طاق عدد کی اس رعایت کو اہل تصوف کی اصطلاح میں وقوف عددی کہا جاتا ہے۔ نیز چاہیئے کہ ذکر کے وقت بزبان حال کمال عجز وانکساری سے بارگاہ الٰہی میں یہ التجا کرے۔

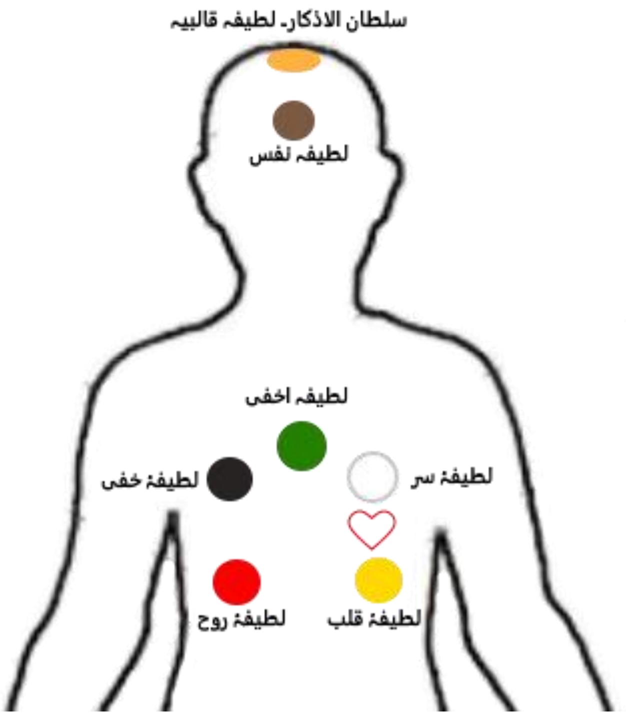
سلطان الاذکار۔ لطیفہ قالبیہ
لطیفہ نفس
لطیفہ اخفی
لطیفۂ خفی
لطیفۂ سر
لطیفۂ روح
لطیفۂ قلب

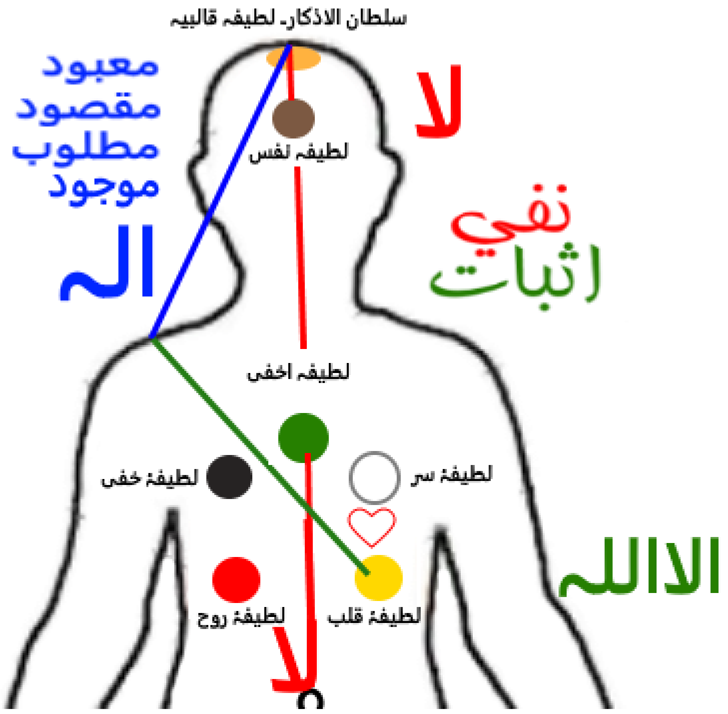
سلطان الاذکار۔ لطیفہ قالبیہ
معبود
مقصود
مطلوب
موجود
الہ
لا
لطیفہ نفس
نفي
اثبات
لطیفہ اخفی
لطیفۂ خفی
لطیفۂ سر
الاالله
لطیفۂ روح
لطیفۂ قلب
لا

مراقبات

مراقبہ کا مطلب ہے فیض کا انتظار کرنا۔ سلسلہ نقشبندیہ میں مراقبات شیخ کامل کی توجہ و اجازت اور انکی دی گئی ہدایت کے مطابق کئے جاتے ہیں۔ مراقبے کے لئے باوضو، آنکھیں بند کر کے، قبلہ رخ دوزانو بیٹھ کر، مراقبہ کی نیت کر کے اپنے لطائف پر بوسیلہ محمد ﷺ اور بواسطہ بزرگان سلسلہ نقشبندیہ اللہ کریم کے خاص فیض کا انتظار کیا جاتا ہے۔

نیت و قوف مراقبات

1-نیت مراقبہ و قوفِ قلب

فیض مے آید از ذات بیچون بلطیفہ ء قلبی من بواسطہ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: ذات باری تعالیٰ کی طرف سے پیرانِ کبار رحہم اللہ علیہم اجمعین کے وسیلہ سے میرے لطیفہ ء قلبی پر فیض آرہا ہے۔

2-نیت مراقبہ ءو قوفِ روح

فیض مے آید از ذاتِ بیچون بہ لطیفہ ء روحی من بواسطہ ء پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: اللہ کی طرف سے بوسیلہ بزرگانِ دین رحمہم اللہ علیہم اجمعین میرے لطیفہ ء روحی پر فیض آرہا ہے۔

3-نیتِ مراقبہ ءو قوفِ سر

فیض مے آید از ذاتِ بیچون بلطیفہ ء سری من بواسطہ ء پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: بے مثل ذاتِ حق تعالیٰ کی جانب سے بوسیلہ مشائخ عظام میرے لطیفہ ء سری پر فیض آرہا ہے۔

4-نیتِ مراقبہ ءو قوفِ خفی

فیض مے آید از ذاتِ بیچون بلطیفہ ء خفی من بواسطہ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: بے مثل حق تعالیٰ کی ذات سے میری لطیفہ ء خفی پر فیض آرہا ہے بواسطہ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

5-نیت مراقبہ و قوف اخفیٰ

فیض مے آید از ذاتِ بیچون بلطیفہ ء اخفیٰ من بواسطہ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: ذات حق تعالیٰ کی جانب سے بطفیل مشائخ عظام علیہم الرضوان میرے لطیفہ ء اخفی پر فیض آرہا ہے۔

6-نیت و قوف مراقبہ نفسی

فیض مے آید از ذاتِ بیچون بلطیفہ ء نفسی من بواسطہ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: ذات باری تعالیٰ کی طرف سے میرے لطیفہ ء نفسی پر فیض آرہا ہے بواسطہ بزرگان دین رحمہم اللہ علیہم اجمعین۔

7-نیت و قوف مراقبہ قالبی

فیض مے آید از ذاتِ بیچون بلطیفہ ء قالبی من بواسطہ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: میرے لطیفہ قالبی پر بے مثل ذات خداوند تعالیٰ کی طرف سے بواسطہ بزرگان دین علیہم الرضوان فیض آرہا ہے۔

8-نیتِ وقوف سے مراقبہء خمسہ عالمِ امر

فیض مے آید از ذاتِ بیچون بلطائف خمسہ عالم امر من بو اسطہ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: پیران کبار کے طفیل سے میرے عالم امر کے پانچوں لطائف پر اللہ تعالی کی ذات سے فیض آرہا ہے۔

9-نیت مراقبہ وقوف خمسہ عالم خلق

فیض مے آید از ذاتِ بیچون بلطائف عالم خلق من بو اسطہ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: بے مثل ذات حق تعالی سے میرے عالم خلق کے پانچوں لطائف (نفسی و قالبی) پر بزرگان دین کے واسطے سے فیض آرہا ہے۔

10-نیت مراقبہ وقوف سے مجموعہ لطائف عالم امر و عالم خلق

فیض مے آید از ذاتِ بیچون بمجموعہ لطائف عالم امر و عالم خلق من بو اسطہ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: میرے عالم امر و خلق کے دسوں لطائف پر اللہ تعالی کی ذات سے فیض آرہا ہے بو اسطہ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم۔

11-نیت مراقبہ احدیت

فیض مے آید از ذاتِ بیچون کہ جامع صفات و کمالات است و منزہ جمیع عیوب و نقصانات است و بے مثل است خاص بلطیفہء قلبی من بو اسطہ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: اللہ تعالی کی بے مثل ذات جو تمام صفات و کمالات کی جامع اور تمام عیوب و نقائص سے مبرا ہے، کی طرف سے میرے لطیفہء قلبی پر فیض آرہا ہے۔ بزرگان دین علیہم الرضوان کے توسل سے۔

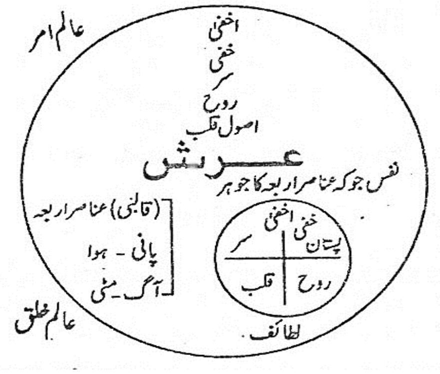

تشریح: یہاں تک سالک دائرہ امکان یا دائرہ ممکنات کی سیر مکمل کرلیتا ہے۔

شکل ملاحظہ کیجئے۔

اس کے بعد ولایت صغری کا دائرہ شروع ہوتا ہے اور دائرہ امکان میں خطرات و وسوسے بہت آتے ہیں، ان کا دفاع ضروری ہے تاکہ دائرہ امکان کو عبور کرسکے۔ کثرت ذکر نفی و اثبات میں حبسِ دم سے بکثرت وسوسے خود بخود رفع ہو جاتے ہیں نیز تصور شیخ جتنا پختہ ہو گا، اتنے خطرات زائل ہو جائیں گے۔

نیت اصول مراقبات

12- نیت مراقبہء اصلِ قلب

الٰہی قلب من بمقابل قلب نبی علیہ السلام۔ آن فیض تجلائے صفات فعلیہء خود کہ از قلب نبی علیہ السلام بقلب آدم علیہ السلام سانیدئی من نیز برساں بو اسطہء پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: اے اللہ میر الطیفہء قلب رسول اکرم ﷺ کے لطیفہء قلب کے بالمقابل فیض کا منتظر ہے جو تو نے اپنی صفات فعلیہ سے حضرت آدم علیہ السلام کے لطیفہء تک پہنچایا۔ وہ فیض میرے لطیفہء قلب پر بھی القاء فرما۔ بزرگان دین کے وسیلہ جمیلہ سے۔

یہ ولایت کا پہلا زینہ ہے۔ اس زینہ پر چڑھنے والا حضرت آدمؑ کی طرح ہر وقت توبہ و انابت میں محو و مشغول رہتا ہے۔ نیز بری عادات و صفات رذیلہ کو ترک کرکے اخلاق حسنہ کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔ اسے ہر شے میں اللہ تعالی کے جلوے نظر آتے ہیں اور اپنے و دیگر مخلوقات کے افعال کو اللہ تعالی کی طرف منسوب کرنے لگتا ہے۔

13-نیت مراقبہ اصل روح

الٰہی روح من بمقابل روح نبی علیہ السلام آن فیض تجلائے صفات ثمانیہ، ثبوتیہ، ذاتیہ، حقیقیہ خود کہ از روح نبی علیہ السلام بروح ابراہیم ونوح علیہما السلام رسانیدہء بروح من نیز برسانی بواسطہء پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: اے ذات باری تعالیٰ میر الطیفہء روح حضور ﷺ کے لطیفہء روح کے بالمقابل فیض کا منتظر ہے اپنی آٹھ حقیقی صفات کی تجلیات کا فیض جو کہ حضور علیہ السلام کے لطیفہء روح سے حضرت ابراہیم ونوح علیہما السلام کے لطیفہء روح پر پہنچا۔ وہ فیض میرے لطیفہء روح پر بھی القاء فرما۔ بزرگان دین علیہم الرضوان کے توسل سے۔

اس لطیفہ کے مراقبہ کرنے والے میں حضرت نوح وابراہیم علیہ السلام کی طرح صفت توکل پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ مصائب و آلام سے نہیں گھبراتا بلکہ خندہ پیشانی سے حوادث زمانہ کا مقابلہ کرتا ہے۔ نفس و شیطان کی مکاریوں سے بچتے ہوئے ہمہ وقت ذات باری تعالیٰ کی طرف متوجہ رہتا ہے جو چیز بھی یاد خدا میں حائل ہو اسے ذبح کرتا چلا جاتا ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح عالم ملک وملکوت کا مشاہدہ کرتا ہے۔ یعنی اسے سیر آفاقی نصیب ہوتی ہے۔

14-نیت مراقبہ اصل سر

الٰہی سر من بمقابل سر نبی علیہ السلام آست آن فیض تجلائے شیونات ذاتیہ خود کہ از نبی علیہ السلام بسر موسیٰ علیہ السلام رسانیدہء بہ سر من نیز برسانی بواسطہء پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: اے خالق کائنات مر الطیفہ سر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے لطیفہ ء سر کے بالمقابل فیض کے انتظار میں ہے۔ اپنی ذاتی شانوں کی تجلیات کا فیض جو حضور علیہ السلام کے لطیفہ ء سر سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لطیفہ ء سر کو عطا کیا وہ فیض میرے لطیفہ ء سر کو بھی عطا فرما مشائخ کبار علیہالرضوان کے وسیلہ سے۔

یہاں سالک کو سیر نفسی نصیب ہوتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح الہامات سے نوازا جاتا ہے۔ قلب و روح سے الگ صریح واقعات کا مشاہدہ کرتا ہے۔ سالک پر عشق الٰہی کا غلبہ ہو جاتا ہے خلاف شرع کسی کی نقل و حرکت کو برداشت نہیں کر سکتا اس لطیفہ سے مراد روح محمدی ﷺ ہے جسے عالم لاہوت بھی کہتے ہیں۔

15-نیت مراقبہء اصل خفی

الٰہی خفی من بمقابل خفی نبی علیہ السلام آن فیض تجلائے صفات سلبیہء خود کہ از خفی نبی علیہ السلام بہ خفی عیسیٰ علیہ السلام رسانیدہء بہ خفی من نیر برسانی بواسطہء پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: الٰہی میر الطیفہ ء خفی حضور علیہ سلام کے لطیفہ ء خفی کے سامنے فیض کا منتظر ہے، اپنی سلبی صفات کی تجلیات کا جو فیض حضور علیہ السلام کے لطیفہ خفی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خفی لطیفہ کو پہنچایا ہے۔ وہ میرے خفی لطیفہ کو بھی عطا فرما، خواجگان نقشبندیہ کے توسل سے۔

تشریح: یہ ولایت صغریٰ کا چوتھا زینہ ہے۔ اس مقام کا سالک عبادت و ریاضت اور مجاہدہ سے کبھی اکتاتا نہیں۔ اس مقام کی علامت یہ ہے کہ سالک دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتا ہے۔ نیز اسے وصول الی اللہ نصیب ہو جاتا ہے۔ مزید براں کہ خفی سے مراد نور محمدی ﷺ ہے جس کو ہاہوت بھی کہتے ہیں۔

16-نیتِ مراقبہء اصل اخفی

الٰہی اخفائے من بمقابل اخفائے نبی علیہ السلام آن فیض تجلائی شان جامع خود کہ بہ اخفائے نبی علیہ السلام رسانیدہء بہ اخفائے من نیز برسانی بواسطہء پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: الٰہی میر الطیفہ اخفیٰ حضور علیہ السلام کے لطیفہ اخفی کے روبرو ہے۔ وہ فیض جو آقا علیہ السلام کے لطیفہ اخفی پر اپنی شان جامع کی تجلیات کے ساتھ نازل فرمایا ہے، وہ میرے لطیفہ اخفی پر بھی القاء فرما بواسطہ اولیائے کبار۔

تشریح: چونکہ یہ لطیفہ زیرِ قدم رسول اللہ ﷺ ہے۔ لہٰذا جس طرح آقائے دو عالم ﷺ کی ذات اقدس تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہے۔ اسی طرح اس لطیفہ اخفٰی کی ولایت کا فیض بھی تمام لطائف کے فیوضات سے ارفع و اعلیٰ ہے اور اس لطیفہ کی تکمیل کے بعد سالک کو جو کمالات حاصل ہوتے ہیں وہ بہت ہی بلند و بالا ہیں۔

اس ولایت کا فقیر محمدی المشرب ہونے کی وجہ سے وہ نہایت درجہ کی اتباع سنت کا پابند داعی اتباع سنت اور قاطع بدعت وضلالت ہوتا ہے۔ یہ فقیر خود بھی باکمال ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی باکمال بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس مقام پر کلمہ طیبہ کی حقیقت معلوم ہوتی ہے اور اس میں سیر مع اللہ نصیب ہوتی ہے۔

17-نیت مراقبہ معیت

فیض می آید از ذات بیچون کہ ہمراہ است ہمراہ من و بہمراہ جمیع ممکنات بلکہ ہمراہ ہر ذرہ از ذرات ممکنات بہمراہی بیچون بمفہوم ایں آیہء کریمہ وھوَ معکم اینما کنتم بلطائف خمسہ عالم امر من بواسطہء پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: ذات حق تعالیٰ جو کہ اس آیت کریمہ **وھوَ معکم اینما کنتم** کے مفہوم ومعنی ہے کہ بموجب میرے اور تمام ممکنات بلکہ ممکنہ ذرات میں سے ہر ذرہ کے ہمراہ ہے۔ اس کا فیض مشائخ عظام کے وسیلہ سے میرے پانچوں لطائف امر تک پہنچ رہا ہے۔

تشریح: اس مراقبہ میں ہر لحظہ وہر ساعت اپنے لطائف کی معیت اور کائنات کے ذرہ ذرہ کے ساتھ خداوند جل وعلا کی معیت کا خیال پختہ کرے اور زبان سے بھی کلمات طیبات کا ورد کرتا رہے۔

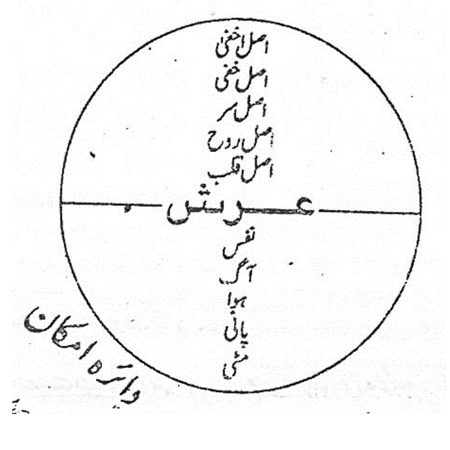

مراقبہ اول سے لے کر مراقبہ احدیت جو کے مراقبہ نمبر 11 ہے، بنظر کشف تمام عالم دائرہ کی صورت میں نظر آتا ہے۔ اس لیے امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی نے اسے دائرہ امکان سے تعبیر کیا ہے اور عرش اس دائرے کا قطر دکھائی دیتا ہے۔ اس دائرے کی نچلی قوس میں (یعنی نچلا نصف دائرہ) نفس اور عناصر اربعہ (پانی مٹی آگ اور ہوا) اور فوقانی قوس (یعنی اوپر والا نصف دائرہ) میں عالم امر کے لطائف کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ اور یہ پہلا دائرہ ہے۔ جس طرح عالم کبیر (کائنات) میں عرش برزخ ہے۔ درمیان عالم امر وخلق کے اور دونوں کا جامع ہے۔ اس طرح قلب جو عرش کے اوپر اور دیگر لطائف کے نیچے ہے۔ عالم امر و خلق کے مابین برزخ اور دونوں کا جامع ہے۔

اسی واسطے قلب کو حقیقت جامعہ بھی کہتے ہیں اور تشبیہہ کے طور پر عرش اللہ بھی کہتے ہیں عالم امر کے لطائف کے اصول چونکہ فوق العرش ہیں جو لامکانیت سے موصوف ہیں۔ اس واسطے عالم عمل کو لامکانی بھی کہتے ہیں مگر یاد رہے کہ ان کی لامکانیت صرف عالم خلق کی نسبت سے ہے جو کہ امکانیت چونی وچگونی میں منقسم ہے اور بیچون ذات حق تعالیٰ کی نسبت وہ عین چوں ہے۔ (عالم خلق) اور انکی لامکانیت عین مکانیت ہے۔ پس عالم امر گویا برزخ ہے۔ مکانی ولامکانی کے درمیان اور چوں بیچوں کے اور دوطرف سے بہرہ ور ہے باوجود اس رتبہ کے اللہ تعالیٰ نے عالم امر کو عالم خلق سے تعشق اور بدن عنصری سے خاص تعلق بخشا ہے۔

اس دائرے کے نصف سافل (نچلے نصف) میں سیر آفاقی اور نصف عالی (اوپر والے نے صفت) میں سیر انفسی واقع ہوتی ہے سیر آفاقی میں جو انوار نظر آتے ہیں ان سے صرف تزکیہ تحلیہ کی استعداد و قابلیت پائی جاتی ہے تاوقتیکہ سالک خارج میں سیر انفسی میں اپنے آپکو مزکی ومطہر نہ دیکھے اور وجدان سے اپنے تیئں مصفیٰ نہ پائے انوار کے مشاہدے پر نازاں نہ ہو جائے۔ جب سالک دائرہ امکان قطع وطے کر لیتا ہے تو اسے اسماء وصفات کے ظلال کے دائرہ کا ضلال کے دائرہ کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ اور یہ دائرہ ولایت صغریٰ ہے۔ اس سے مراد اولیاء اللہ کی ولایت ہے، اس دائرے میں مراقبہ معیت کیا جاتا ہے۔ یاد رہے انبیاء وملائکہ علیہم السلام کے علاوہ تمام ممکنات کا مبدء تعین یہی ظلال ہیں۔ انہی ظلال کے واسطہ سے اسماء صفات کے فیوضات سے افراد عالم مستفید ہوتے ہیں۔ عالم امر کے لطائف کو اسی دائرہ میں فنا وبقا حاصل ہوتی ہے اور صفات فعلیہ، صفات ثبوتیہ، ذاتیہ، شئونات واعتبارات صفات سلبیہ اور شان جامعہ کی تجلیات کا مشاہدہ کرتا ہے۔ یہ لطائف عالم امر کے اصول کی سیر ہے اور اس دائرہ کے اختتام پر ولایت صغریٰ کی سیر اختتام پذیر ہوتی ہے۔

18-نیت مراقبہ اقربیت

"فیض می آید از ذات بیچون کی اصل اسماء وصفات است کے نزدیک تر است از من بمن واز رگ گردن من بمن بہ نزدیکی بلا کیف بمفہوم ایں آیہء کریمہ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید بلطیفہء نفسی من باشرکت لطائف خمسہء عالم امر من بواسطہء پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم---"

ترجمہ: ذات حق تعالیٰ جو کہ اصل اسماء صفات ہے بموجب آیت کریمہ **ونحن اقرب الیہ من جبل الورید۔** (ہم اس کی شہ رگ سے بھی قریب ترین ہیں) مجھ سے میرے زیادہ نزدیک ہے اور میری شہ رگ سے بھی قریب ہے اور یہ نزدیکی بلا کیف ہے اس ذات سے پیرانے اکابر کے توسل سے میرے لطائف خمسہ عالم امر اور لطیفہ نفسی میں فیض آرہا ہے۔ (توقف)

تشریح: دوسرا دائرہ جو کہ ولایت صغریٰ کا ہے، کے قطع کرنے کے بعد تیسرا دائرہ رونما ہوتا ہے اور اس کا مشاہدہ ہوتا ہے یہ تیسرا دائرہ ولایت کبریٰ کا ہے جو حقیقت میں انبیائے علیہ السلام کی ولایت ہے اور ان کی تبعیت میں اور وراثت کے طور پر بعض اولیاء کرام کو بھی نصیب ہوتی ہے۔ یہ تیسرا دائرہ دراصل تین دائروں اور قوس پر مشتمل ہے۔ ان میں سے پہلے دائرے کا نچلا نصف اسماء وصفات زائدہ پر مشتمل ہے اور اوپر والا نصف شیونات ذاتیہ کو متضمن ہے۔ لطائف عالم امر کے عروج کی انتہا اس دائرہ اسماء شیونات کی نہایت تک ہے۔ اس دائرے کو مراقبہ اقربیت کہا جاتا ہے اور اس مراقبہ میں یہ تصور کیا جاتا ہے کہ اقربیت کا فیض میرے لطیفہ نفسی اور خمسا لطائف عالم امر میں آرہا ہے اس ذات اقدس کی طرف سے جو شہ رگ سے بھی قریب ہے اور ولایت کبریٰ کے دائرہ اولیٰ کا منشاء ہے اور یہاں ہی توحید شہودی منکشف ہوتی ہے۔ اس میں نفی وثبات کے ورد کی کثرت بہت مفید اور ترقی کا باعث ہے۔

<u>19-نیت مراقبہ محبت اول</u>

فیض مے آید از ذات بیچون کہ اصل اصل اسماء صفات است کہ دوست می دارد مرا و من دوست می دارم او را بمفہوم این آیہء کریمہ یحیھم ویحبو نہ خاص بلطیفہء نفسی من بواسطہء پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: ذات حق تعالیٰ جو کہ اصل اصل اسماء وصفات ہے جو کے بمطابق اس آیت کریمہ **یحیھم ویحبو نہ** مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اسے دوست رکھتا ہوں، سے بالخصوص میرے لطیفہء نفسی میں فیض آرہا ہے۔ بواسطہ پیران کبار کے۔

تشریح: تیسرے دائرے ولایت کبریٰ کا دوسرا دائرہ ہے جو کہ پہلے دائرہ اسماء وصفات وشیونات کے دائرے سے فوق ہے اور شیونات کے اصول پر مشتمل ہے۔ اس دائرے میں مراقبہء محبت کیا جاتا ہے اور اس میں تصور کیا جاتا ہے کہ مقام فیض لطیفہ نفسی ہے۔

<u>20-نیت مراقبہ محبت دوم</u>

فیض می آید از ذات بیچون کہ اصل اصل اصل اسماء وصفات است کہ دوست می دارد مرا د من دوست ے دارم او را بمفہوم ایں ایہء کریمہ یحبھم ویحبو نہ خاص بلطیفہء نفسی من بواسطہء پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: اس ذات بیچون سے فیض آرہا ہے کہ اسماء وصفات کی اصل اصل اصل ہے جو کہ اس آیت کریمہ کے مطابق **یحبھم ویحبو نہ** (مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اسے دوست رکھتا ہوں) اور جو کہ ولایت کبریٰ کے تیسرے دائرے کا منشاء ہے بواسطہ مشائخ عظام کے۔

تشریح: یہ دائرہ ولایت کبریٰ کا تیسرا دائرہ ہے جو اصل اصل اصل اسماء صفات کے اصول پر مشتمل ہے۔ اس دائرے میں بھی مراقبہء محبت کیا جاتا ہے اور اس میں تصور کیا جاتا ہے کہ بالخصوص میرے لطیفہء نفسی میں فیض آرہا ہے۔

<u>21-نیت مراقبہ دائرہ قوسی</u>

فیض مے آید از ذات بیچون کہ اصل اصل اصل اصل اسماء وصفات است دائرہ قوسیت کہ دوست می دارد مرا د من دوست می دارم او را بفہوم ایں آیہء کریمہ:

یحبھم ویحبو نہ خاص بلطیفہء نفسی من بواسطہءپیران کبار رحمۃ اللہ علیہم۔

ترجمہ: اس ذات حق تعالیٰ بیچوں سے فیض آرہا ہے جو کہ دائرہ نمبر تین کی اصل ہے جو مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اسے دوست رکھتا ہوں اور ولایت کبریٰ کے فیض کے منشاء کی قوس ہے اور خاص میرے لطیفہء نفسی میں بواسطہ مشائخ عظام فیض آرہا ہے آیت مذکورہ بالا کے بموجب (توقف)

تشریح: ولایت کبریٰ کے تین دائروں کے اوپر قوس کا سالک مشاہدہ کرتا ہے جو کہ اسماء وصفات کے دائرہ کی نمبر 4 یعنی چوتھے درجے پر اصل ہے۔

عالم صغیر کی اصل عالم کبیر اسکی اصل ضلالاور ضلال کی اصل اسماء وصفات واجبہ اور انکی اصل شئونات اور شئونات کی اصل اعتبارات اور انکی اصل ذات شکل دائرولایت کبریٰ۔

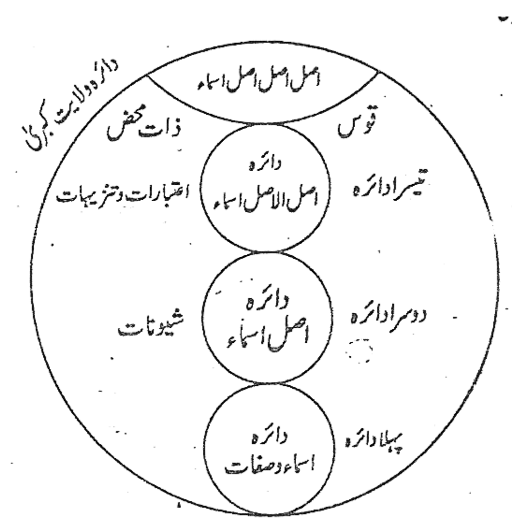

پہلے دائرے میں ذات بمع صفات ثمانیہ ثبوتیہ کا مشاہدہ ہوتا ہے اور وہ صفات بھی آپس میں ایک دوسرے سے ممتاز نظر آتی ہیں۔ دوسرے میں ذات میں شیونات کا ملاحظہ ہوتا ہے اور شیونات بھی ایک دوسرے سے ممتاز ہوتے ہیں۔ تیسرے دائرے میں اعتبارات وتنزیہات کے ساتھ ذات ہوتی ہے جو کہ ایک دوسرے سے ممتاز نہیں ہوتے اور قوس میں صفات ،شیونات، اعتبارات، میں سے کسی کا ملاحظہ نہیں ہوتا بلکہ محض ذات بحث ہوتی ہے۔

نیز دائرہ میں دو قوس ہوتے ہیں، قوس ذات محض قوس صفات یا شیونات یا اعتبارات چونکہ اعتبارات سے فوق کوئی اضافت یا اعتبار نہیں ہوتا اس لیے تو نصف دائرے کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے اور اسے صرف قوس سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

دائرہ محبت اوّل دوم اور قوس میں تہلیل (نفی واثبات) اور قرآن مجید کی تلاوت زیادہ مفید اور باعث ترقی ہوتی ہے۔ ان میں سالک کو کمال فنا حاصل ہوتا ہے۔ حقیقی اسلام شرح صدر عالم کے وجود کا ظل ہونا اور ذات باری تعالیٰ کے وجود کے تابع ہونا (توحید شہودی) پایا جاتا ہے۔ نیز اخلاق رذیلہ کا فنا ہونا اور اخلاق حسنہ سے متخلق ہونا میسر آتا ہے۔ ان تجلیات کے حاصل ہونے سے اسماء وصفات کا ظلال، اسمائی وصفاتی تجلیات اور اسم ظاہر کی سیر مکمل ہوتی ہے۔

22-نیت مراقبہ اسم ظاہر

فیض می آید از ذات بیچوں کہ مسمی باسم ظاہر است بمفہوم ایں آیہ کریمہ "ھوا الاول والاخر والظاھر والباطنو ھو بکل شئیٍ علیم"۔ خاص بلطیفہء نفسی من بواسطہء پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: ذات حق تعالیٰ بیچوں جو کہ اسم ظاہر کے ساتھ موسوم ہے۔ اس آیت کریمہ **" ھوا الاول والاخر والظاھر والباطن و ھو بکل شئیٍ علیم"** (وہی اول وآخر ظاہر وباطن ہے اور وہی ہر شئے کو جاننے والا ہے) سے مشائخ عظام کے وسیلہ سے میرے لطیفہء نفسی پر مخصوص طور پر فیض آرہا ہے

تشریح: اگرچہ ولایت کبریٰ کے تین دائروں اور قوس سے تزکیہء نفس حاصل ہو جاتا ہے اور بری عادات اچھے خصائل میں تبدیل ہو جاتی ہیں لیکن فخر وغرور اور رعونت ابھی باقی ہے۔ ان کو دور کرنے کے لئے سالک کو اسم ظاہر کا مراقبہ ضروری ہے تا کہ سیر آفاقی پایہء تکمیل تک پہنچ سکے۔

23-نیت سے مراقبہ اسم باطن

فیض می آید از ذات بیچوں کہ مسمی باسم باطن است کہ منشاء ولایت علیا است کہ ولایت ملاء الاعلیٰ است بمفہوم ایں آیہء کریمہ ھواالاول والاٰخر والظاھر والباطن و ھو بکل شيٍ علیم بعناصر ثلثہ من کہ آب وبادونار است بواسطہء پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: ذات حق تعالیٰ بیچوں جو کے اسم باطن سے موسوم ہے کہ ولایت علیا کی منشا ہے۔ اس آیت کریمہ **ھواالاول والاٰخر والظاھر والباطن و ھو بکل شيٍ علیم** سے بزرگان دین کے توسل سے میرے تین عناصر (پانی آگ اور ہوا) میں فیض آرہا ہے۔

تشریح: اسماء وصفات میں دو اعتبار ہیں۔ ان کے وجود بذات خود کی جہت اسے ظہور کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے اسم ظاہر کا اطلاق صادق آتا ہے دوسرے ذات حق تعالیٰ کے ساتھ ان کے قیام کی جہت جسے بطون کہتے ہیں اور اس لحاظ سے اسم الباطن کا اطلاق صادق آتا ہے۔ بس اسماء وصفات ظہور کے اعتبار سے انبیاء علیہم السلام کے مربی اور مبادی تعین ہیں۔ اس مقام تک وصول ولایت کبریٰ یا ولایت انبیاء کہلاتا ہے جیسا کہ مرتبہ ظلال تک ولایت صغریٰ یا ولایت اولیاء کہلاتا ہے اور یہی اسماء و صفات بطون کے اعتبار سے ملائکہ و فرشتوں کے مربی اور مبادی تعینات ہیں۔ اس مقام تک وصول ولایت علیا اور ولایت ملاء اعلی کہلاتا ہے۔ اگرچہ فرشتوں کی ولایت انبیاء علیہم السلام کی ولایت سے اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب واقرب ہے مگر فرشتوں کو اس مقام سے ترقی نہیں ہوتی بلکہ ایک ہی مقام تک محدود رہتے ہیں **وما منا الالہ مقام معلوم** جب کہ انبیاء علیہم اسلام کو ترقیات ہیں فرشتوں کے مقابلہ میں اس سے اوپر بھی جو کمالات ثلثہ ہیں اسی وجہ سے انبیاء علیہم السلام فرشتوں سے افضل ہیں جیسا کہ اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے۔

خلاصہ یہ ھے کے اسم ظاہر کی سیر ولایت کبریٰ اور اسم الباطن کی سیر ولایت علیا ہے اور یہ مقامات کا چوتھا دائرہ ہے اس کے اندر نوافل خصوصاً طویل قرات کے ساتھ زیادہ مفید اور ترقی کا باعث ہیں اور یہاں رخصت پر عمل اچھا نہیں بلکہ عزیمت (اصل حکم) پر عمل کرنا چاہیے کیونکہ رخصت پر عمل انسان کو بشریت کی طرف کھینچتا ہے اور عزیمت پر عمل ملکیت کے ساتھ مناسبت زیادہ ہوگی اسی قدر اس ولایت میں ترقی جلد حاصل ہوگی ارباب کشف کو اس مقام پر فرشتوں کے دیدار کا شرف بھی حاصل ہو جاتا ہے اور ان کے پر اسرار باطنہ منکشف ہوتے ہیں۔

24-نیت مراقبہ کمالات نبوت

فیض می آید از ذات بیچون کہ منشاء کمالات نبوت است بہ عنصر خاک من بواسطہ ء کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: بے چون وذات حق تعالیٰ جو کہ کمالات نبوت کی منشا ہے، سے میرے عنصر خاک میں فیض آرہا ہے۔ بواسطہ مشائخ عظام علیہم الرضوان۔

تشریح: اسم باطن کی سیر کے بعد اگر فضل الٰہی شامل ہو تو کمالات نبوت یعنی تجلی ذاتی دائمی بے پردہ اسماء وصفات میں سیر شروع ہو جاتی ہے اور مقامات کا یہ پانچواں دائرہ ہے۔ اس کے آگے تین درجات ہیں۔ پہلا درجہ کمالات نبوت کا ہے اس مقام میں ذات باری تعالیٰ کا مشاہدہ بغیر صفات کے ہوتا ہے کیونکہ صفات کا زائد وجود ہے ذات سے لہٰذا صفات سے ذات کا الگ ہونا ممکن ہے اگرچہ حقیقت میں الگ نہیں ہوتی عارف بمطابق **المرء مع من احب** (آدمی اسی کے ساتھ ہوتا ہے جس سے اسے محبت ہے) کی محبت ذات باری تعالیٰ سے ہے۔ لہٰذا وہ اسی ذات حق کے ساتھ رہنا پسند کرتا ہے۔ گزشتہ ولایات ثلثہ اور تجلیات صفات وشیونات واعتبارات اس مقام میں ظل کی مانند ہیں اور ذات حق تعالیٰ ان سے وراء الوراء ہے۔ نیز اس دائرہ میں عارف پر حروف مقطعات اور متشبہات اسرار ورموز منکشف ہوتے ہیں اور اب عروج کے بعد نزول شروع ہو جاتا ہے اگر نزول تام نہ ہو تو کمالات نبوت سے متصف نہیں ہو سکتا کیوں کہ ابھی وہ اہل تمکین میں شامل نہیں ہوا اور ابھی تک مشاہدہ ظلال سے آگے تجاوز نہیں کرسکا اور اس کا مشہودی ایمان ایمان بالغیب میں تبدیل ہو جاتا ہے۔۔ نیز اس مقام پر کثرت تلاوت قرآن ترقی کا باعث ہوتی ہے خصوصاً نماز میں۔

25-نیت مراقبہ کمالات رسالت

فیض می آید از ذات بیچوں کہ منشاء کمالات رسالت است بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ ء پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: ذات بیچوں حق تعالیٰ کہ کمالات رسالت کی منشاہے سے میری ہیئت وحدانی میں فیض مشائخ عظام کے توسل سے آرہا ہے

26۔نیت مراقبہ کمالات انبیاء اولوالعزم

فیض می آید از ذات بیچوں کہ منشاء کمالات انبیاء الوالعزم است بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ ء پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: بے چوں حق تعالیٰ کی ذات جو کہ الوالعزم انبیاء کے کمالات کی منشاء ہے سے مشائخ عظام کے توسل سے میری ہیئت وحدانی میں فیض آرہا ہے۔

یہ مقام اولوالعزم انبیاء سے مخصوص ہے تجلی ذاتی دائمی کا تیسرا درجہ ہے اور الوالعزم انبیاء علیہ السلام صرف چھ ہیں سیدنا محمد الرسول اللہ ﷺ، سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام، سیدنا نوح علیہ السلام، سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ابوالبشر آدم علی نبینا وعلیہم السلام یہ بھی درجات میں مختلف ہے۔ سب سے بلند درجہ ہمارے رسول ﷺ کا ہے آپ ﷺ کے بعد جس کا زمانہ جتنا نبی کریم ﷺ کے قریب ہوگا وہ اتنا ہی بلند درجہ ہوگا لہٰذا آپ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلند درجہ پر فائز ہیں اور یہی حکمت ہے ان کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام پھر نوح علیہ السلام پھر آدم علیہ السلام انبیاء میں بلند مقام پر فائز ہیں اور یہی حکمت ہے لطیفہ خفی زیر عیسیٰ، سری زیر قدم موسیٰ علیہ السلام، روحی زیر قدم ابراہیم علیہ السلام ونوح علیہ السلام کے اور قلبی زیر قدم حضرت آدم علیہم السلام کے ہے اور سب سے ارفع لطیفہ ہے اخفی، وہ سب سے فائق نبی خاتم الانبیاء علیہم السلام کے زیر قدم ہے۔ ان کا عزم خواہ اللہ سے مامور ہو یا نہ ہو مطلقاً اللہ تعالیٰ کی رضا سے واقع ہوتا ہے۔ یہ کمالات رسالت کا نقطہ اخیرہ ہے جو صرف اولوالعزم رسول علیہم السلام کو حقیقت میں حاصل ہے اور ان کے توسل وتبعیت ووراثت سے کاملین اولیاء کو بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ کمالات بھی دائرہ کی شکل میں رونما ہوتے ہیں۔ دائرہ کمالات نبوت کے اندر کمالات رسالت کا دائرہ اور اس کے مرکز میں کمالات اولوالعزم کا دائرہ اور اس دائرے کے مرکز میں خاتم الرسالت کا دائرہ۔ صاحب کمالات خاتم الرسالت ولایت وکمالات وہ حقائق واسرار ومعارف کا ختم کرنے والا یعنی خاتم ہے۔

دائرہ قیومیت:

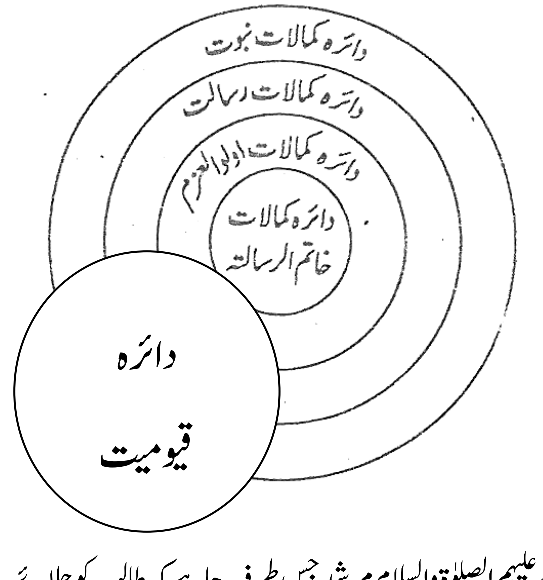

ان کمالات کے حصول کے بعد قیومیت کا دائرہ مشہود ہوتا ہے اگرچہ یہ دائرہ اولوالعزم سے مترشح ہے۔لیکن اسکے ارفع و اعلیٰ بالشان ہونے کی وجہ سے علیحدہ بیان کیا جاتا ہے کمالات والوالعزم دائرہ کے بعد قیومیت وخلافت کا دائرہ مشہور ہوتا ہے۔چونکہ اس مقام میں کمال نزول تام ہوتا ہے اور رسول اکرم ﷺ کا مکمل ترین نائب ہوتا ہے۔عام انسان میں اس طرح نظر آتا ہے جیسے کہ وہ عام انسان ہو۔لہٰذا اس مقام کے عارف کی پہچان دوسروں سے زیادہ مشکل ہوتی ہے۔اسی لیے مخالفت بھی زیادہ ہوتی ہے۔البتہ اس کی توجہ نہایت قوی التاثیر ہوتی ہے۔اور عصر حاضر کے قیوم میرے مرشد کامل ہیں۔مذکورہ بالا تمام کمالات وفیوضات جو اب تک عارف حاصل کر چکا ہے،کمالات قیومیت کے سامنے مانند ظل وشبح ومثال کے ہیں اور یہ منصب تمام مقاماتِ مذکورہ سے ارفع و اعلیٰ ہے۔کمالات ثلاثہ کے بعد سلوک کے دو راستے ہیں۔ایک بجانب حقائق الہیہ دوسرا بجانب حقائق انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مرشد جس طرف چاہے کہ طالب کو چلائے چونکہ سب سے قبل ان حقائق کو بیان فرمانے والے امام ربانی عارف حقانی سیدنا مجدد الف ثانی قدست اسرارہ ہیں اور آپ نے حقائق الہٰیہ کا پہلے ذکر فرمایا ہے۔اسی لیے میرے مرشد گرامی بھی حقائق الہٰیہ کے مراقبات پہلے ہی کراتے ہیں۔

27-نیتِ مراقبہ ءحقیقت کعبہ ربانی

فیض می آیذ ذات بیچون کہ جمیع ممکنات است ومنشاء حقیقت کعبہ ءربانی است بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ ءپیران کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: بے چون وبے مثل ذات تعالیٰ جو کہ تمام ممکنات کی مسجود حقیقت کعبہ کی منشاء ہے وسیلہ مشائخ عظام علیہم الرضوان میری ہیئت وحدانی میں فیض آرہا ہے

تشریح: حقیقت کعبہ سے مراد سرِاوقات عظمت کبریایا نور صرف ہے جو تمام کا مسجود اور تمام تعینات کا اصل ہے سراوقات عظمت کبریا میں اضافت بیانیہ یعنی عظمت کبریا جو ذات پاک کے سراوقات ہے(سرپردے)حدیث قدسی میں ہے(**کبریائی میری ردا(چادر)عظمت میری ازار(تہبند)ہے پس جو شخص ان دونوں میں میرے ساتھ منازعت کرے،میں اسے آگ میں پھینک دوں گا**)جس طرح چادر اور تہبند انسان کے بدن کو چھپاتے ہیں اسی طرح صفت عظمت وکبریاء اللہ تعالیٰ کی حقیقت وادراک بصر سے مانع ہے۔چنانچہ قرآن مجید میں ہے" **لاتدرک الابصار** " آنکھ اس کا ادراک نہیں کرسکتی نور صرف کا حال نور آفتاب کے انتشار کا سا ہے جو اس کے قرب کا حاجب ہے نور عین قرص سے منتشر ہوکر اس کا حجاب بن جاتا ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے **حجابہ النور** بلکہ حقیقت کعبہ ذات الٰہی ہے۔بحیثیت مسجودیت ومعبودیت اور مرتبہ احدیت ہیں اور صور علمیہ جو کہ ذات باری کا مرتبہ واحدیت ہے اس سے بھی فوق ہے۔حضرت وجود سے بھی فوق ہے کیونکہ حضرت امام ربانیؒ کہ قدیم قول کے مطابق وجود تعین حبی حقیقت محمدیہ اور حقیقت کعبہ اس تعین حبی سے بھی فوق ہے۔اسی بنا پر حضرت امام ربانی مذکور ارشاد فرماتے ہیں کہ صورت کعبہ صورت محمدیہ اور حقیقت کعبہ حقیقت محمدیہ کی مسجود ہے اور چونکہ حقیقت محمدیہ مراتب تعینات سے مترشح ہوتی ہے۔یہ حقیقت کعبہ مراتب تعینات سے فوق ہے۔اس مقام پر سالک کو ذات پاک کی عظمت وکبریائی نظر آتی ہے اور دریائے ہیبت وجلال میں مستغرق ہوجاتا ہے جب لاکھوں میں سے ایک عارف کو اس مرتبہ میں فناوبقاحاصل ہوتی ہے تو وہ ممکنات کی توجہ اپنی طرف پاتا ہے۔

28-نیتِ مراقبہ ءحقیقت قرآن مجید

فیض می آید از وسعت بیچون حضرت ذات کہ منشاء حقیقت قرآن مجید است بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: ذات بے چوں حق تعالیٰ جو کہ حقیقت قرآن مجید ہے،کی وسعت سے بواسطہ مشائخ عظام میری ہیئت وحدانی میں فیض آرہا ہے۔

تشریح: حقائق الہٰیہ میں سے دوسرا دائرہ حقیقت قرآن ہے۔حقیقت قرآن سے مبدء وسعتِ بیچوں ذات باری تعالیٰ مراد ہے اور یہ حقیقت کعبہ ربانی سے فوق ہے حقیقت کعبہ کو تو نور صرف یا نور محض سے تعبیر کیا جاسکتا تھا مگر حقیقت قرآن پر نور کے اطلاق کی بھی گنجائش نہیں۔اسی طرح سہ گانہ ولایت اور کمالات نبوت سے بھی برتر ہے اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے حضرت حق تعالیٰ ازل تا ابد واحد بسیط کلام کے ساتھ متکلم ہے۔امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

کلام الٰہی کے واحد بسیط ہونے کے باوجود تفصیل موجود ہے انشاء (اوامر ونواہی) اور اخبار کا نور جدا جدا ہے کیونکہ عین اجمال میں وسعت و تفصیل کا پایا جانا صفات وسعت کمال سے ہے۔ اس مرتبہ کی اجمال و تفصیل فہم وعقل انسان سے بالاتر ہے۔ اس مقام پر عارف کامل پر قرآن مجید کے مقطعات اور متشابہات منکشف ہو جاتے ہیں۔ قرآنی مقطعات جو کہ محبوب و محب کے درمیان بلاواسطہ اسرار ہیں۔ اوپر والا نصف دائرہ ہیں اور متشابہات جو کہ محبوب و محب کے درمیان بالواسطہ رموز ہیں وہ نچلا نصف دائرہ ہیں۔ نیز قرآن مجید کا ایک ایک حرف دریا نظر آتا ہے۔ جو کعبہ مقصود تک پہنچانے والا ہے۔ تلاوت قرآن مجید میں نہایت درجہ کی حلاوت محسوس ہوتی ہے اور احکم الحاکمین سے راز و نیاز کی باتیں کرتا ہے۔

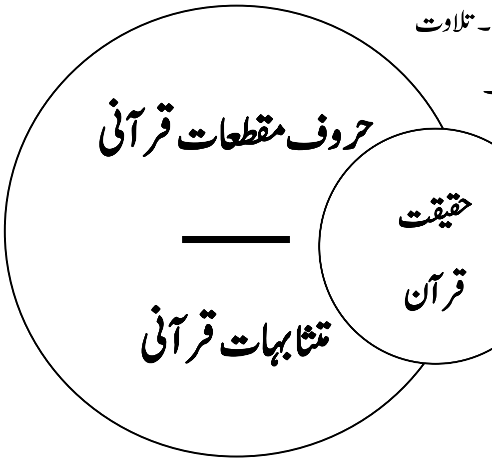

بسااوقات تمام بدن ہی زبان بن جاتا ہے۔

<u>29-نیت مراقبہ حقیقت صلوٰۃ</u>

فیض می آید از کمال وسعت بیچون حضرت ذات کہ منشاء حقیقت صلوٰۃ است بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: ذات حق تعالیٰ کے وسط کمال سے جو کہ منشا حقیقت صلوٰۃ ہے بوسیلہ مشائخ عظام میرے ہیئت وحدانی میں فیض آرہا ہے

تشریح: حقیقت صلوٰۃ سے مراد وسعت بیچوں ذات پاک حق تعالیٰ ہے حقیقت کعبہ اور حقیقت قرآن اسکے جز نظر آتے ہیں اور حقیقت صلوۃ سب کمالات کی جامع ہے۔ شب معراج میں جو اللہ تعالی نے فرمایا"**قف یا محمد فان ربک یصلی**"تو ممکن ہے کے اسی حقیقتِ صلوٰۃ کی طرف اشارہ ہو مضمون حدیث"**ان تعبداللہ کانک تراہ**"اس جگہ پر بوجہ کمال ظاہر ہوتا ہے۔ سرور عالم ﷺ نے اسی حالت کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے فرمایا۔**الصلوٰۃ معراج المومن** نیز فرمایا**اقرب مایکون العبد من الرب فی الصلوٰۃ** نیز **قرۃ عینی فی الصلوٰۃ** اور **ارحنیی یا بلال** اور جو کمالات ومشاہدات نماز کے باہر مشہور ہوتے ہیں نماز کے اندر والے کمالات کے مقابل ضلال کی مانند ہیں اور جو حقیقت صلوٰۃ سے واقف ہے، وہ نماز کے دوران ظاہر سے متعلقاً تعلق ختم کر کے عالمِ غیب سے ملحق ہو جاتا ہے جسکی کیفیت معلوم نہیں ہوسکتی۔ یہ تمام کمالات اور حقائق اس وقت منکشف ہوتے ہیں کہ جبکہ کتب فقہ کے مطابق نماز کے فرائض شرائط واجبات سنن مستحبات کالحاظر کھاجائے اسی لیے فرمایا:**انھا لکبیرۃ الا علی الخاشعین۔**

<u>30-نیت مراقبہ معبودیت صرفہ</u>

فیض می آید از ذات بیچون کہ منشاء معبودیت صرفہ است بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: حضرت ذات حق تعالی بے چوں کے جو منشاء معبودیت صرف ہیں سے مشائخ عظام کے وسیلہ جلیلہ سے میری ہیئت وحدانی میں فیض آرہا ہے۔

تشریح: مقام مرتبہ صلوٰۃ سے فوق ہے کیونکہ اسکے اوپر محض مرتبہ وجوب ہے۔ حضرت تقدس وتعالیٰ کے مرتبہ تجر دو تنزیہہ کے واسطے سے صادر ہے۔ عارفین کاملین کی سیر قدمی کی نہایت حقیقت صلوۃ کی نہایت تک ہے اس کے اوپر معبودیت صرف ہے۔ اس دولت میں کسی کو کسی طرح بھی شرکت کی اجازت نہیں تا کہ اوپر کوئی قدم رکھے یہاں تک تو عبادت وعابدیت کی آمیزش تھی، نظر کی طرح قدم کی بھی گنجائش ہے اور جب معاملہ معبودیت محضہ تک پہنچتا ہے تو قدم کوتاہی کرتا ہے اور اس کی سیر ختم ہو جاتی ہے لیکن بحمدہ تعالیٰ وہاں سیر نظری کی ممانعت نہیں اور عارف کی استعداد کے مطابق نظر کی اجازت ہے اور یہاں کلمہ طیبہ کی حقیقت بالکل عیاں ہو جاتی ہے۔ غیر مستحقہ آلہہ کی عبادت کی اس جگہ نفی متصور ہوتی ہے اور معبود حقیقی کا اثبات کہ جس کے سوا کوئی عبادت کے مستحق نہیں، اس مقام میں حاصل ہوتا ہے۔ عابدیت و معبودیت میں فرق بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ مبتدی و متوسط کے حال کے مناسب لاموجود اور لا مطلوب الا اللہ ہے۔ اس سے فوق لا مقصود الا اللہ ہے سب سے فوق لا معبود الا اللہ ہے۔ اس مقام کے مناسب ہے۔ یہ بھی یاد رکھیے کہ اس مقام میں ترقی اور نظر میں تیزی عبادت کے واسطہ سے وابستہ ہے دوسری عبادتیں شاید اسکی تکمیل میں مدد کریں

31-نیت مراقبہ حقیقت ابراہیمی علیہ السلام

فیض می آید از حضرت ذات بے چوں کہ محب صفات خود است و منشاء حقیقت ابراہیمی علیہ السلام است بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: حضرت بیچوں ذات حق تعالی جو کے اپنی صفات کی محب اور منشاء حقیقت ابراہیمی علیہ السلام ہے، سے مشائخ عظام کہ توسل سے میری ہیئتِ وحدانی میں فیض آرہا ہے۔

تشریح: اس مقام پر سالک کو اللہ تعالی کی ذات سے ایک خاص قسم کا انس پیدا ہو جاتا ہے اور تمام مخلوق سے اس قدر بے توجہی و بے التفاتی ہو جاتی ہے کہ کسی توسط و توسل پر راضی نہیں ہوتا گویا حضرت ابراہیم علیٰ نبینا علیہ السلام نے آتش نمرود میں جو جواب حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیا تھا یعنی مجھے تیری کوئی حاجت نہیں اس کا مصداق بن جاتا ہے اور یہاں درد ابراہیم علیہ السلام کا پڑھنا زیادہ باعث ترقی ہے۔

32-نیت مراقبہ حقیقت موسوی

فیض می آید از حضرت ذات بیچون کہ محب ذات خود است و منشاء حقیقت موسوی است بہ ہیئت وحدانی بواسطہ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: اس ذات بے چون حق تعالی سے جو کہ اپنی ذات کی محبت اور حقیقت موسوی کی منشاء ہے سے میری ہیئت وحدانی میں باوسیلہ مشائخ عظام فیض پہنچ رہا ہے

تشریح: اس مقام میں محبت ذاتیہ ہے۔ اس کے باوجود شان استغنائی اور بے نیازی بھی ظاہر ہوتی ہے۔ یہی راز ہے کہ بعض مواقع پر حضرت کلیم اللہ علیہ السلام سے بظاہر خلاف ادب کلمات سرزد ہوئے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے **"اتھلکنا بما فعل السفھاء منا ان ھی الا فتنک"** (کیا ہمیں ہمارے بیوقوفوں کے اعمال کی وجہ سے ہلاک کرتا ہے یہ محض تیری آزمائش ہے) اور نیز یہ مقام، مقام شوق بھی ہے جیسا کہ فرمایا **"رب ارنی انظر الیک"** (اے میرے رب میں تیری زیارت کرنا چاہتا ہوں تو اپنی زیارت کرادے) اس مقام کے عارف کو یہ درود شریف تقریبا تین ہزار کے قریب روزانہ پڑھنا مستحسن اور بہتر ہے لازمی نہیں۔ **الھم صل علی سیدنا محمد و علیٰ اخوانہ من الانبیاء والمرسلین خصوصاً علیٰ کلیمک سیدنا موسیٰ۔**

33-نیت مراقبہ حقیقت محمدی ﷺ

فیض می آید از حضرت ذات بیچوں کہ محب ذات خود است و محبوب ذات خود است و منشاء حقیقت محمدی ﷺ یسہت بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: بے چوں ذات حق تعالیٰ جو کہ اپنی ذات کی محب اور محبوب بھی ہے اور منشاء حقیقت محمد یہ ہے سے بوسیلہ مشائخ عظام میری ہیئت وحدانی پر فیض آرہا ہے۔

تشریح: یہ حقائق کی اصل اور حقیقت الحقائق ہے اور دیگر حقائق خواہ انبیاء علیہم السلام کی ہو یا ملائکہ کی اس حقیقت الحقائق کے سامنے ظلال کی مانند ہے اسی لئے آپ ﷺ کی شان میں فرمایا:

"لولاک لما خلقت الا فلاک ولما اظھرت الربوبیہ "

اسی بناپر خود حضور سرورعالم ﷺ فرماتے ہیں

اول ما خلق اللہ نوری اور اس کے اوپر کوئی حقیقت نہیں کیوں کہ تعین اول کے دائرہ کا یہ مرکز ہے۔ سب سے افضل اولیاء محمدی المشرب کے سلوک کی یہ انتہا ہے اور اس سے ترقی جائز نہیں کیونکہ اس سے اوپر قدم رکھنا دائرہ امکان سے نکل کر وجوب میں قدم رکھنے کے مترادف ہے جو کہ شرعاً اور عقلاً محال ہے۔

میاں فقیر اللہ جلال آبادی فرماتے ہیں کہ قطب الاقطاب مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو تعین اول تعین جبی سے فوق جو عروجات نصیب ہوئے وہ مرض موت میں اس رات حاصل ہوئے جس شب کو آپ نے رحلت فرمائی۔ اور اس مقام پر سالک کو نبی کریم ﷺ سے خاص محبت پیدا ہو جاتی ہے اور ہر امر میں حضور انور ﷺ کا ہی اتباع اچھا معلوم ہوتا ہے۔ امام الطریقہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے قول مبارک (خدا را ازاں مے پر ستم کہ ادرب محمد است) کے معنی اس جگہ ظاہر ہوتے ہیں یہاں یہ درود پڑھنا نہایت مفید ہے:

الھم صل علیٰ سیدنا محمد و علیٰ اٰل سیدنا محمد افضل صلوٰ اتک بعد د معلوماتک وبارک وسلم۔

34-نیت مراقبہ حقیقت احمدی ﷺ

فیض می آید از ذات بیچوں کہ محبوب ذات خود است و منشاء حقیقت احمدیہ ﷺ ایست بہ ہیئت وحدانی من بواسطہء پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: فیض آرہاہے میری ہیئت وحدانی پر اس ذات پاک سے جو اپنی محبوب آپ ہے اور جو منشاء حقیقت احمدی ﷺ ہے

تشریح: یہ مقام محبوبیت محضہ ہے لیکن اس کا تعلق روحی ہے اور اس کو دائرہ محبوبیت صرفہ بھی کہا جاتا ہے یہاں بھی درود شریف مفید ہے جو حقیقت محمدی ﷺ میں مذکور ہوا۔

35-نیت مراقبہء حب صرف

فیض می آید ذات بیچوں کہ منشاء حب صرف است بہ ہیئت وحدانی من بواسطہء پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: فیض آرہاہے میری ہیئت وحدانی پر اس ذات پاک بیچوں سے جو منشاء حب صرفہ ہے بواسطہ مشائخ عظام۔

تشریح: اس مقام پر نسبت کا کمال علو اور باطن کی بے رنگی ظاہر ہوتی ہے کیونکہ یہ مرتبہ اطلاق ولاتعین کے بہت قریب ہے۔ یہ مقام ہمارے پیارے نبی محمد ﷺ کے خاص مقامات سے ہے دوسرے انبیاء علیہم السلام کے حقائق کا یہاں نشان نہیں ملتا کیوں کہ یہی تعین حبی اور حقیقت محمدی ﷺ ہے جس کا اوپر بیان ہوا۔

36-نیت مراقبہء لاتعین

فیض می آید از ذات مطلق بیچوں کہ موجود است بوجود خارجی و منزہ است از جمیع تعینات بہ ہیئت وحدانی من بواسطہء پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: فیض آرہاہے میری ہیئت وحدانی پر اس ذات پاک سے جو تعینات سے مبرا ہے، بواسطہ مشائخ عظام کے۔

تشریح: یہاں سیر قدمی کی گنجائش نہیں اگر کسی پر فضل الٰہی ہو جائے تو صرف سیر نظری ہوگی۔ یہ مقام بھی حضور سرور انبیاء ﷺ کے خصائص سے ہے۔**لی مع اللہ وقت"لا یسعنی فیہ ملک "مقرب"ولانبی "مرسل"** اسی مقام کی طرف اشارہ ہے۔ حضور علیہ السلام کے طفیل سے آپ کے بعض امتیوں کو بھی اس خوان نعمت سے الش عطا ہوا ہے۔ اس سے حضور نبی اکرم ﷺ کی عظمت نمایاں ہو جاتی ہے کہ آپ کے نمک خوار اور الش خوار بھی اس دولت سے مشرف ہوتے ہیں۔

خلاصہ: مراقبات کے ضمن میں تین ولایتیں، تین کمالات اور سات حقائق مذکور ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ مقامات کا ذکر ہوا ہے۔ یہ تمام گویا دریا میں قطرے کا ذکر ان اوراق میں کیا گیا ہے اس معزز خاندان کے تمام متوسلین کو حاصل نہیں ہوتے بعض ولایت قلبی بلکہ دائرہ امکان تک رہ جاتے ہیں بعض کو ولایت کبریٰ بعض کو ولایت علیا حاصل ہوتی ہے اور بہت کم کو کمالات ثلثہ حاصل ہوتے ہیں اور خال خال حقائق سبعہ وغیرہ سے فائز ہوتے ہیں۔

معمولات تلاوت

حسب توفیق وہدایت مرشد روزانہ زیادہ سے زیادہ تلاوت کے ساتھ سالکین نقشبندیہ ہر نماز کے ساتھ تلاوت کلام پاک کو اپنے لازمی معمولات میں شامل رکھتے ہیں خاص کر نماز فجر کے وقت سورۃ یسین نماز ظہر کے وقت سورۃ فتح نماز عصر کے وقت سورۃ نبا نماز مغرب کے وقت سورۃ واقعہ نماز عشاء کے وقت سورۃ ملک کی فیوضات و برکات حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سورة يسين

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

يس ﴿١﴾ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ﴿٢﴾ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٣﴾ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٤﴾ تَنزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ﴿٥﴾ لِتُنذِرَ
قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ ﴿٦﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٧﴾ إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا
فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُم مُّقْمَحُونَ ﴿٨﴾ وَجَعَلْنَا مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا
يُبْصِرُونَ ﴿٩﴾ وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠﴾ إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَٰنَ
بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ﴿11﴾ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ
مُّبِينٍ ﴿12﴾ وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿13﴾ إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ
فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُم مُّرْسَلُونَ ﴿14﴾ قَالُوا مَا أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَا أَنزَلَ الرَّحْمَٰنُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ﴿15﴾ قَالُوا
رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّا إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ ﴿16﴾ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿17﴾ قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِن لَّمْ تَنتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ
وَلَيَمَسَّنَّكُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿18﴾ قَالُوا طَائِرُكُم مَّعَكُمْ أَئِن ذُكِّرْتُم بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ﴿19﴾ وَجَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ
رَجُلٌ يَسْعَىٰ قَالَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ﴿20﴾ اتَّبِعُوا مَن لَّا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا وَهُم مُّهْتَدُونَ ﴿21﴾ وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي
فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿22﴾ أَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِ آلِهَةً إِن يُرِدْنِ الرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا
يُنقِذُونِ ﴿23﴾ إِنِّي إِذًا لَّفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿24﴾ إِنِّي آمَنتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُونِ ﴿25﴾ قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي
يَعْلَمُونَ ﴿26﴾ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ﴿27﴾ وَمَا أَنزَلْنَا عَلَىٰ قَوْمِهِ مِن بَعْدِهِ مِن جُندٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَمَا
كُنَّا مُنزِلِينَ ﴿28﴾ إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ ﴿29﴾ يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا
كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿30﴾ أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿31﴾ وَإِن كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا
مُحْضَرُونَ ﴿32﴾ وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ﴿33﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِّن نَّخِيلٍ
وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ﴿34﴾ لِيَأْكُلُوا مِن ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿35﴾ سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ
الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ﴿36﴾ وَآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُم
مُّظْلِمُونَ ﴿37﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿38﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ
كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ﴿39﴾ لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿40﴾ وَآيَةٌ
لَّهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿41﴾ وَخَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ ﴿42﴾ وَإِن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ
لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنقَذُونَ ﴿43﴾ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿44﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُونَ ﴿45﴾ وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿46﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ
قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿47﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا
الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿﴾ مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ﴿49﴾ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا
إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ﴿50﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ ﴿51﴾ قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن
مَّرْقَدِنَا هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ﴿52﴾ إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا
مُحْضَرُونَ ﴿53﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿54﴾ إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ
فَاكِهُونَ ﴿55﴾ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ ﴿﴾ لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُم مَّا يَدَّعُونَ ﴿57﴾ سَلَامٌ قَوْلًا
مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ ﴿58﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿59﴾ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ

عَدُوٌّ مُّبِينٌ﴿60﴾ وَأَنِ اعْبُدُونِي هَذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ﴿61﴾ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ﴿62﴾ هَذِهِ
جَهَنَّمُ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ﴿63﴾ اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ﴿64﴾ الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ
وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴿65﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَى أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّى يُبْصِرُونَ﴿66﴾ وَلَوْ نَشَاءُ
لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ﴿56﴾ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ أَفَلَا يَعْقِلُونَ﴿68﴾ وَمَا
عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُّبِينٌ﴿69﴾ لِّيُنذِرَ مَن كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ﴿70﴾
أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُم مِّمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ﴿71﴾ وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا
يَأْكُلُونَ﴿72﴾ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ أَفَلَا يَشْكُرُونَ﴿73﴾ وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنصَرُونَ﴿74﴾ لَا
يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُندٌ مُّحْضَرُونَ﴿75﴾ فَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ﴿76﴾ أَوَلَمْ يَرَ
الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ﴿77﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ
رَمِيمٌ﴿﴾ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ﴿79﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا
فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ﴿80﴾ أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُم بَلَى وَهُوَ الْخَلَّاقُ
الْعَلِيمُ﴿81﴾ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ﴿82﴾ فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ
تُرْجَعُونَ﴿83﴾

سورة فتح

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا﴿1﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا
مُّسْتَقِيمًا﴿2﴾ وَيَنصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا﴿3﴾ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ وَلِلَّهِ
جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿4﴾ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَكَانَ ذَلِكَ عِندَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿5﴾ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ
وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّانِّينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا
﴿6﴾ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿7﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿8﴾ لِّتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ
وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿9﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَن
نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿10﴾ سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ
الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ
أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿11﴾ بَلْ ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَنقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَى
أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنتُمْ قَوْمًا بُورًا ﴿12﴾ وَمَن لَّمْ يُؤْمِن بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا
لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ﴿13﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿14﴾
سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَى مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَلِكُمْ
قَالَ اللَّهُ مِن قَبْلُ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿15﴾ قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَى
قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ فَإِن تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا وَإِن تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُم مِّن قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ
عَذَابًا أَلِيمًا ﴿16﴾ لَّيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ
جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَن يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا﴿17﴾ لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ

الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿18﴾ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا
حَكِيمًا ﴿19﴾ وَعَدَكُمُ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنكُمْ وَلِتَكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ
وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿20﴾ وَأُخْرَى لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿21﴾ وَلَوْ
قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿22﴾ سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلُ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ
اللَّهِ تَبْدِيلًا ﴿23﴾ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا
تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿24﴾ هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَن يَبْلُغَ مَحِلَّهُ وَلَوْلَا رِجَالٌ
مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَن تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِّيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ لَوْ
تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿25﴾ إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنزَلَ اللَّهُ
سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿26﴾ لَّقَدْ
صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ
مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِن دُونِ ذَلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿27﴾ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ
وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿28﴾ مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ
فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ
شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿29﴾

سورة نبا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ﴿1﴾ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ ﴿2﴾ الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ ﴿3﴾ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ﴿4﴾ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ﴿5﴾
أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَادًا ﴿6﴾ وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا ﴿7﴾ وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا ﴿8﴾ وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿9﴾ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ
لِبَاسًا ﴿10﴾ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿11﴾ وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ﴿12﴾ وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا ﴿13﴾ وَأَنزَلْنَا مِنَ
الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا ﴿14﴾ لِّنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا ﴿15﴾ وَجَنَّاتٍ أَلْفَافًا ﴿16﴾ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ﴿17﴾
يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ﴿18﴾ وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ﴿19﴾ وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿20﴾ إِنَّ
جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿21﴾ لِّلطَّاغِينَ مَآبًا ﴿22﴾ لَّابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ﴿23﴾ لَّا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ﴿24﴾ إِلَّا
حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ﴿25﴾ جَزَاءً وِفَاقًا ﴿26﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ﴿27﴾ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ﴿28﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ
أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ﴿29﴾ فَذُوقُوا فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ﴿30﴾ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ﴿31﴾ حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ﴿32﴾ وَكَوَاعِبَ
أَتْرَابًا ﴿33﴾ وَكَأْسًا دِهَاقًا ﴿34﴾ لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ﴿35﴾ جَزَاءً مِّن رَّبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا ﴿36﴾ رَّبِّ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿37﴾ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ
أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿38﴾ ذَلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَى رَبِّهِ مَآبًا ﴿39﴾ إِنَّا أَنذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ
يَنظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنتُ تُرَابًا ﴿40﴾

سورةواقعه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿1﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿2﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿3﴾ إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ﴿4﴾ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ
بَسًّا ﴿5﴾ فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنبَثًّا ﴿6﴾ وَكُنتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ﴿7﴾ فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿8﴾ وَأَصْحَابُ

الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿9﴾ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ﴿10﴾ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ﴿11﴾ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿12﴾
ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ﴿13﴾ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ﴿14﴾ عَلَى سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ ﴿15﴾ مُّتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ ﴿16﴾ يَطُوفُ
عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ﴿17﴾ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ﴿18﴾ لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ ﴿19﴾ وَفَاكِهَةٍ
مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ﴿20﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿21﴾ وَحُورٌ عِينٌ ﴿22﴾ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ﴿23﴾ جَزَاءً بِمَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ ﴿24﴾ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ﴿25﴾ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ﴿26﴾ وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ
الْيَمِينِ ﴿27﴾ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ﴿28﴾ وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ ﴿29﴾ وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ ﴿30﴾ وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ ﴿31﴾ وَفَاكِهَةٍ
كَثِيرَةٍ ﴿32﴾ لَّا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ﴿33﴾ وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ﴿34﴾ إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنشَاءً ﴿35﴾ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا
﴿36﴾ عُرُبًا أَتْرَابًا ﴿37﴾ لِّأَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿38﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ﴿39﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ﴿40﴾ وَأَصْحَابُ
الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ﴿41﴾ فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ﴿42﴾ وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ ﴿43﴾ لَّا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ﴿44﴾
إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ مُتْرَفِينَ ﴿45﴾ وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنثِ الْعَظِيمِ ﴿46﴾ وَكَانُوا يَقُولُونَ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا
وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿47﴾ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿48﴾ قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ﴿49﴾ لَمَجْمُوعُونَ إِلَى مِيقَاتِ يَوْمٍ
مَّعْلُومٍ ﴿50﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ﴿51﴾ لَآكِلُونَ مِن شَجَرٍ مِّن زَقُّومٍ ﴿52﴾ فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ
﴿53﴾ فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ ﴿54﴾ فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ ﴿55﴾ هَذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ﴿56﴾ نَحْنُ
خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ﴿57﴾ أَفَرَأَيْتُم مَّا تُمْنُونَ ﴿58﴾ أَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ﴿59﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ
الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿60﴾ عَلَى أَن نُّبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿61﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَى
فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿62﴾ أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ﴿63﴾ أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ﴿64﴾ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا
فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿65﴾ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ﴿66﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿67﴾ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ﴿68﴾ أَأَنتُمْ
أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ﴿69﴾ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ﴿70﴾ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ
﴿71﴾ أَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ﴿72﴾ نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِّلْمُقْوِينَ ﴿73﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ
رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿74﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ﴿75﴾ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿76﴾ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ﴿77﴾
فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ﴿78﴾ لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ﴿79﴾ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿80﴾ أَفَبِهَذَا الْحَدِيثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ
﴿81﴾ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ﴿82﴾ فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ﴿83﴾ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ﴿84﴾ وَنَحْنُ
أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَكِن لَّا تُبْصِرُونَ ﴿85﴾ فَلَوْلَا إِن كُنتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ﴿86﴾ تَرْجِعُونَهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿87﴾ فَأَمَّا
إِن كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿88﴾ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ﴿89﴾ وَأَمَّا إِن كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿90﴾ فَسَلَامٌ لَّكَ
مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿91﴾ وَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ ﴿92﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ ﴿93﴾ وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ﴿94﴾
إِنَّ هَذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ﴿95﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿96﴾

سورة ملک

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿1﴾ الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ
الْعَزِيزُ الْغَفُورُ ﴿2﴾ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا مَّا تَرَى فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ مِن تَفَاوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَى مِن
فُطُورٍ ﴿3﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ ﴿4﴾ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ

وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِّلشَّيَاطِينِ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ﴿5﴾ وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿6﴾ إِذَا
أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ ﴿7﴾ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ
﴿8﴾ قَالُوا بَلَى قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ﴿9﴾ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ
نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿10﴾ فَاعْتَرَفُوا بِذَنبِهِمْ فَسُحْقًا لِّأَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿11﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم
بِالْغَيْبِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ﴿12﴾ وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ﴿13﴾ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ
اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ﴿14﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ﴿15﴾ أَأَمِنتُم
مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ﴿16﴾ أَمْ أَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُونَ
كَيْفَ نَذِيرِ ﴿17﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿18﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ مَا
يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَنُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ﴿19﴾ أَمَّنْ هَذَا الَّذِي هُوَ جُندٌ لَّكُمْ يَنصُرُكُم مِّن دُونِ الرَّحْمَنِ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا
فِي غُرُورٍ ﴿20﴾ أَمَّنْ هَذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ بَل لَّجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ﴿21﴾ أَفَمَن يَمْشِي مُكِبًّا عَلَى وَجْهِهِ
أَهْدَى أَمَّن يَمْشِي سَوِيًّا عَلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ﴿22﴾ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا
تَشْكُرُونَ ﴿23﴾ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿24﴾ وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ
﴿25﴾ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿26﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَذَا الَّذِي
كُنتُم بِهِ تَدَّعُونَ ﴿27﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَن مَّعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَن يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿28﴾ قُلْ
هُوَ الرَّحْمَنُ آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿29﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَن
يَأْتِيكُم بِمَاءٍ مَّعِينٍ ﴿30﴾

ختم مجددیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ (سو مرتبہ)

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَضِیْمِ (پانچ سو مرتبہ)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ (سو مرتبہ)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِ لَیْهِ (سو مرتبہ)

ختم خواجگان

صَلَّى اللهُ عَلَى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَۙ ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِۙ ﴿۲﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِؕ ﴿۳﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُؕ ﴿۴﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَۙ ﴿۵﴾
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ ﴿۶﴾ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

صَلَّى اللهُ عَلَى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ

ختم شریف **حضرت خضر** علیہ السلام

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَى اللهِ اِنَّ اللهَ بَصِيْرٌ م بِالْعِبَادِ

اور میں اپنے تمام کام اللہ تعالیٰ کو سونپتا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو نگاہ رکھنے والا ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ

ختم شریف **حضرت ابو بکر صدیق** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ

پاک ہے اللہ (ہر عیب سے) اور تعریفیں اسی کے لیے ہے۔ وہ پاک اور بزرگی والا ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ

ختم شریف **اصحاب ثلاثہ (حضرت عمر، عثمان، علی)** رضی اللہ تعالیٰ عنہما

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ

پاک ہے اللہ تعالیٰ تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ

ختم شریف **حضرت اویس قرنی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ

کافی ہے ہم کو اللہ۔ کیا خوب کارساز ہے۔ کیا خوب آقا اور کیا ہی خوب مددگار۔

صَلَّى اللهُ عَلَى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ

ختم خواجگان

(خواجہ عبد الخالق غجدوانیؒ تا شاہ نقشبندؒ)

اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ

میں معافی مانگتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے اور میں ہر گناہ سے توبہ کرتا ہوں۔

صَلَّى اللهُ عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمْ

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ۝ وَإِلَى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝

صَلَّى اللهُ عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمْ

ختم شریف **حضرت شیخ عبد القادر جیلانی** رحمۃ اللہ علیہ

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝

کافی ہے ہم کو اللہ۔ کیا خوب کارساز ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمْ

ختم شریف **حضرت خواجہ بہاؤالدّین** شاہ نقشبندؒ

اَللّٰهُمَّ يَا خَفِيَّ الُّطْفِ اَدْرِكْنَا بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ

اے اللہ اے مخفی لطف و کرم فرمانے والے۔ ہمیں اپنے مخفی لطف و کرم سے نواز۔

صَلَّى اللهُ عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمْ

ختم شریف **حضرت خواجہ باقی باللہ** رحمۃ اللہ علیہ

اَللّٰهُمَّ يَا بَاقِىْ اَنْتَ الْبَاقِىْ

اے اللہ اے ہمیشہ سے ہمیشہ تک باقی رہنے والے بیشک تو ہی باقی رہنے والا ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمْ

ختم شریف **حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی** رحمۃ اللہ علیہ

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

اور نہیں ہے کوئی طاقت اور کوئی قوت سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

صَلَّى اللهُ عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمْ

ختم شریف **حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی** رحمۃ اللہ علیہ

لَآ إِلٰـهَ إِلَّآ أَنتَ سُبْحَـٰنَكَ إِنِّى كُنتُ مِنَ الظَّـٰلِمِينَ

(اے اللہ) تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں ہی ظلم کرنے والوں سے ہوں۔

صَلَّى اللهُ عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ

ختم شریف **حضرت خواجہ محمد ہاشم سمنگانی** رحمۃ اللہ علیہ

اَللّٰهُمَّ يَا اَخْفَىَّ الُّطْفِ اَدْرِكْنَا بِلُطْفِكَ الْاَ خْفٰى

اے اللہ! اے بہت ہی زیادہ مخفی عنایات کرنے والے ہمیں بہت زیادہ مخفی عنایات سے نواز۔

صَلَّى اللهُ عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ

ختم شریف **حضرت خواجہ محمد لعل قندوزی** مدظلہ العالی

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْماً

اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔

صَلَّى اللهُ عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ

دیگر اذکار

اَللّٰهُمَّ يَا قَاضِىَ الْحَاجَاتْ	اے ہمارے اللہ حاجتوں کو پورا کرنے والے
اَللّٰهُمَّ يَا اَحَلَّ الْمُشْكِلَات	اے ہمارے اللہ مشکلیں آسان کرنے والے
اَللّٰهُمَّ يَا كَافِىَ الْمُهِمَّات	اے ہمارے اللہ مہمات میں کفایت کرنے والے
اَللّٰهُمَّ يَا دَافِعَ الْبَلِيَّات	اے ہمارے اللہ بلاؤں کو دور کرنے والے
اَللّٰهُمَّ يَا شَافِىَ الْاَمْرَاض	اے ہمارے اللہ بیماروں کو شفا دینے والے
اَللّٰهُمَّ يَا رَافِعَ الدَّرَاجَات	اے ہمارے اللہ درجات کو بلند کرنے والے
اَللّٰهُمَّ يَا مُجِيْبَ الدَّعْوَات	اے ہمارے اللہ دعائیں قبول کرنے والے
اَللّٰهُمَّ يَا هَادِىَ الْمُضِلِّيْن	اے ہمارے اللہ گمراہوں کو ہدایت دینے والے
اَللّٰهُمَّ يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْن	اے ہمارے اللہ خوف زدوں کو پناہ دینے والے
اَللّٰهُمَّ يَا دَلِيْلَ الْمُتَحَيِّرِيْن	اے ہمارے اللہ حیرانوں کو راہ سجھانے والے
اَللّٰهُمَّ يَا رَاحِمَ الْعَا صِيِّيْن	اے ہمارے اللہ گنہگاروں پر رحم کرنے والے
اَللّٰهُمَّ يَا اَجَارَ الْمُسْتَجِيرِيْن	اے ہمارے اللہ محنت کرنے والوں کو بہتر اجرت دینے والے
اَللّٰهُمَّ يَا مُيَسِّرَ كُلِّ عَسِيْر	اے ہمارے اللہ ہر مشکل کے آسان کرنے والے
اَللّٰهُمَّ يَا مُنْجِىَ الْغَرْقٰى	اے ہمارے اللہ غرق ہونے والے کو نجات دینے والے
اَللّٰهُمَّ يَا مُنْقِذَ الْهَلْكٰى	اے ہمارے اللہ ہلاک ہونے والے کو بچانے والے
اَللّٰهُمَّ يَا مُسَبِّبَ الْاَ سْبَاب	اے ہمارے اللہ اسباب کو تیار کرنے والے

اَللّٰھُمَّ یَا مُفَتِّحَ الْاَ بْوَاب
اے ہمارے اللہ (بند) دروازوں کو کھولنے والے

اَللّٰھُمَّ یَا خَیْرَ النَّاصِرِیْن
اے ہمارے اللہ بہترین مددگار

اَللّٰھُمَّ یَا خَیْرُ الرَّا زِقِیْن
اے ہمارے اللہ بہترین رزق دینے والے

اَللّٰھُمَّ یَا خَیْرُ الْفَا تِحِیْن
اے ہمارے اللہ بہترین فتح دینے والے

اَللّٰھُمَّ یَا اَرْحَمَ الرَّا حِمِیْن
اے ہمارے اللہ مہربانوں کے مہربان اللہ

اَللّٰھُمَّ یَا اَکْرَامَ الْاَ کْرَمِیْن
اے ہمارے اللہ سب سے زیادہ کرم فرمانے والے

یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنَا بِفَضْلِكَ وَ كَرَمِكَ یَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

شجرہ مبارک سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ

اے نقشبند عالم نقش مرا بہ بند
نقش چناں بہ بند کہ گویند نقشبند

فضل کر یارب میرے حال زبوں پر رحم کر
ڈال مجھ آلودہ عصیاں پہ رحمت کی نظر

تجھ کو دیتا ہوں ترے جود و سخا کا واسطہ
فضل کا رحمت کا بخشش کا عطا کا واسطہ

تیری رحمت کے خزانے میں کمی کوئی نہیں
اور تیرے جود و کرم کی انتہا کوئی نہیں

میں کہوں بے واسطہ کس منہ سے بخشش کیلیے
کچھ وسیلے پیش کرتا ہوں سفارش کیلیے

کر کرم ہم پر محمدؐ مصطفیٰ کے واسطے
فخر موجودات شاہ دوسرا کے واسطے

اُس رسول بے نظیر و بے بدل کا واسطہ
راز دار خلوتِ بزم ازل کا واسطہ

رحم فرما حضرت صدیق اکبرؓ کیلیے
عاشق و دلدادۂ حُسن پیمبرؐ کے لیے

حضرت سلمان فارسیؓ بے ریا کے واسطے
حضرت قاسمؒ امام اولیاء کے واسطے

کر امام جعفر صادقؒ کے صدقے میں عطا
تو نجات دائمی کا مجھ کو دُرِّ بے بہا

بایزیدؒ و بوالحسنؒ اور بوعلیؒ فارمدی
ہو دعا مقبول یارب اُن کے صدقے میں میری

حشر کے دن یوسف ہمدانیؒ کا ساتھ ہو
اُن کا دامان مقدّس اور میرا ہاتھ ہو

شاہ عبدالخالقؒ و شاہ عارفؒ ریوگری
خواجہ محمودؒ و عزیزاںؒ صاحب خلق نبیؐ

محترم بابا سماسیؒ سیّدِ میر کلالؒ
مرشدانِ باصفا روشن ضمیر و باکمال

صدر بزم نقشبنداں عارفِ اسرار ہُو
محسنِ ملّت شہنشاہ مظہر انوار ہُو

جن کا ہے پہلا قدم ہر منتہی کا آخریں
شاہ بہاؤالدینؒ سخی برہمتِ اُو آفریں

یا الٰہی واسطے خواجہ علاؤالدینؒ کے
دین احمدؐ پر رہیں ثابت قدم مسکین کے

حضرت یعقوب چرخیؒ اور عبیداللہ شاہؒ
حضرت خواجہ زاہدؒ اپنے دیں پناہ

بخش دے صدقے میں یارب خواجہ درویشؒ کے
خواجہ امکنگیؒ و خواجہ باقی باللہؒ کیلیے

یا الٰہی واسطہ لایا ہوں میں اُس شاہ کا
رد نہیں تو نے کیا جس کا کبھی بھی واسطہ

وہ تیرے محبوبؐ کے محبوب بھی شیدا بھی ہیں
عشق احمدؐ میں وہ فانی بھی ہیں اور باقی بھی

قطب حق قیوم مِلّت شیخ احمدؒ کیلیے
بخش دے یارب مجدّد الف ثانیؒ کیلیے

معاف کر ساری خطائیں از پئے قیوم دین
خواجہ معصومؒ مہ سرہند شمس العارفین

نقشبند ثانی حضرت صبغتہ اللہؒ باوفا
خواجہ اسمٰعیلؒ امام العارفین و اصفیاء

آشنائے سرّ حق حضرت غلام محمدؒ ولی
یا الٰہی لاج رکھ لے اُن کے صدقے میں میری

سیّد غلام محمدؒ اور صفی اللہ شاہؒ
واقف راہ حقیقت فقر کی جائے پناہ

حضرت میاں ضیاءالحقؒ و حضرت شاہ ضیاءؒ
حضرت مولانا شمس الحقؒ امام الاتقیاء

اِن بزرگوں پر ہوا بڑھ کر تیرا افضل عظیم
فضل سے اپنے عطا کر ہم کو بھی قلب سلیم

از پئے شاہ رسول طالقانیؒ یا خدا
دھو جبین معصیت آلود سے داغ گناہ

واقف اسرار ھُو دانائے رمز لا الہٰ
قبلہ عالم سمنگانی خواجہ ہاشمؒ پارسا

کر عطا روشن ضمیری از طفیل نور جاں
قطب حق خواجہ محمد لعلؒ میر کارواں

جن کا سینہ دولت توحید کا گنجینہ ہے
قلب صافی جن کا حُسن طور کا آئینہ ہے

تا ابد سایہ رہے مرشد کا ہم پہ اے خدا
حضرت صوفی الطاف حسین نقشبندی مجدّدی کا

جن کے صدقے ہم کو شغل ذکر و فکرت مل گیا
ہم گنہگاروں کو بخشش کا بہانہ مل گیا

یاالٰہی سب دعائیں لطف سے مقبول ہوں
جب چلیں دنیا سے تیری یاد میں مشغول ہوں

آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

مکان نمبر 74، گلی نمبر 3، علی پارک، اٹاری سروبہ، ناظم چوک، نزد اعوان مارکیٹ مین بازار، فیروز پور روڈ، لاهور

www.sufias.org